

The daily Surathal Srinagar

e-paper: surathal.in
https://surathal.in

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

سرینگر

روزنامہ

صورت حال



Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314 Vol: 17 Issue No: 234 Wednesday 30 September 2026 - 17 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

موجودہ مالی سال کے دوران سری نگر میں 118 کلومیٹر

سڑکوں پر میکاڈم (تارکول) بچھایا گیا: نائب وزیر اعلیٰ

سری نگر/نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے آج قانون ساز اسمبلی کو مطلع کیا کہ موجودہ مالی سال کے دوران پی ڈبلیو (آر اینڈ بی) محکمہ اور سری نگر میونسپل کارپوریشن (ایس ایم سی) کی مشترکہ کوششوں سے سری نگر شہر میں مجموعی طور پر 118.06 کلومیٹر طویل سڑکوں پر کامیابی کے ساتھ میکاڈم بچھایا گیا اور انہیں اپ گریڈ کیا گیا۔ وزیر قانون ساتھی محمد سراکی جانب سے پوچھے گئے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ وزیر نے کہا کہ ترقیاتی امور سے متعلق خصوصی ہدایات کے تحت، اب تک خاص طور پر خان یار حلقہ انتخاب میں 15.43 کلومیٹر طویل سڑکوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ وزیر نے ایوان کو آگاہ کیا کہ سری نگر میں آر اینڈ بی (R&B) محکمہ کے کمیونٹی سینٹرز نے سال 26-2025 کے دوران 6,83,000 روپے کی سالانہ آمدنی حاصل کی ہے، جو گزشتہ سال کے 4,15,000 روپے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اس رقم کو سڑکوں کی ضروری مرمت اور دیکھ بھال کے کاموں پر فعال طور پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ وزیر نے کہا کہ محکمہ ہائی لیول کمیٹی (HLC) کی نگرانی میں تاریخی ڈرائنز کو ریڈورز (آمد و رفت کے اہم راستوں) پر موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے بھرپور کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ وزیر نے ایوان کو بتایا کہ "مسید میرک شاہ روڈ (S M S روڈ) کے سلیب میں، کل 10.33 کلومیٹر طویل حصے میں سے 2.68 کلومیٹر حصے کو مکمل طور پر کشادہ کر دیا گیا ہے (یعنی 25.95 فیصد طبعی پیش رفت ہوئی ہے)، اور متاثرہ 332 تعمیرات میں سے 132 کے لیے نقصانے اور حصول اراضی کا عمل کامیابی سے مکمل کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح، نفیار-زادبل-پانڈرتھ (KZP روڈ) کی کل لمبائی 12.45 کلومیٹر ہے۔ یہاں موجود 314 تعمیرات میں سے 161 کا حصول مکمل ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں روڈ کو پر فخر 2.00 کلومیٹر حصے کو کشادہ کرنے کا کام انجام پا گیا ہے۔ کوئی پورہ-بڈ باغ روڈ (خصوصی حوالہ) کے معاملے میں، سڑک کو کشادہ کرنے کے اہم منصوبے کے تحت 435 تعمیرات میں سے 14 کو ہٹا دیا گیا ہے (یا مکمل کر دیا گیا ہے)۔ باقی 15 معاملات کو مکمل کرنے کی کوشش جاری ہے۔ اس منصوبے کی منظوری 450.00 لاکھ روپے کی تخمینی لاگت پر دی جا چکی ہے۔ متاثرہ وزیر اعلیٰ نے ایوان کو مزید بتایا کہ دیوی آشمن-حوال روڈ کو کشادہ کرنے اور اسے اپ گریڈ کرنے کی تجویز CRIF اسکیم کے تحت 31.25 کروڑ روپے کی تخمینی لاگت سے جمع کرائی گئی ہے۔

قرارداد پر اسمبلی میں ہنگامہ، بی جے پی کا واک آؤٹ

سرینگر/قانون ساز اسمبلی کی کارروائی منگل کو ہنگامے کے درمیان شروع ہوئی، جہاں قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے ایک بار پھر اسپیکر عبدالرحیم راتھر کو چنانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ اسپیکر نے ایک "غیر قانونی اور غیر آئینی" قرارداد کو ایوان میں منظور ہونے کی اجازت دی۔ کارروائی کے آغاز کے موقع پر معاملہ اٹھاتے ہوئے سنیل شرما نے کہا کہ قرارداد پر اٹھائے گئے اعتراضات اور حکم؟ قانون کی جانب سے دی گئی رائے کے پیش نظر اسپیکر کو اپنے عہدے سے مستعفی ہو جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اپنے موقف، بالخصوص وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کے بیانات، نے قرارداد کو ایوان میں پیش کرنے کے قانونی جواز اور طریقہ کار پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ سنیل شرما نے موقف اختیار کیا کہ قانونی اعتراضات کے باوجود قرارداد کو آگے بڑھانے کی اجازت دینے کی ذمہ داری اسپیکر پر عائد ہوتی ہے، اس لیے انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا چاہیے۔ اس معاملے پر اپوزیشن اور حکومتی ارکان کے درمیان ایک بار پھر شدید نوک جھونک دیکھنے میں آئی۔ بحث کے دوران نیشنل کانفرنس کے ارکان نے "ووٹ چور" کے نعرے بھی لگائے۔ بی جے پی ریاستی حیثیت کی بحالی کی حمایت کرتی ہے، تاہم وہ ریاستی حیثیت سے متعلق قرارداد کے حوالوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ ریاستی حیثیت کی قرارداد پر پی ڈی پی کی جانب سے واک آؤٹ کیا گیا۔ بی جے پی کے اسپیکر پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے 2000 کی خود مختاری کی قرارداد اور 2024 کی خصوصی حیثیت سے متعلق قرارداد کے حوالوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ ریاستی حیثیت کی قرارداد پر پی ڈی پی کی واک آؤٹ پر بات کرتے ہوئے بی جے پی کے ارکان نے منگل کو اسپیکر کی جانب سے ریاستی حیثیت سے متعلق قرارداد پر بحث کی اجازت دینے کے خلاف احتجاجاً قانون ساز اسمبلی کے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ بی جے پی نے اسپیکر پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے 2000 کی خود مختاری کی قرارداد کو ایوان سے واک آؤٹ کرنے والے ارکان کی غیر موجودگی میں منظور کرایا تھا۔



سانبہ میں ریبیز سے متعلق آگاہی سیمینار کا انعقاد

عوام کو بیماری سے بچاؤ، ویکسی نیشن اور بروقت علاج کی اہمیت سے آگاہ کیا

(سانبہ)

ڈائریکٹر اینمل ہسبنڈری جموں ڈاکٹر سنجے گپتا کی ہدایت پر محکمہ مویشی پالن جموں کے ایسٹیمیٹس و پبلسٹی ونگ کی جانب سے ریبیز ڈے اپتہال سانبہ میں عالمی یوم ریبیز کے موقع پر ایک آگاہی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار میں اسکولی طلبہ، پالتو جانوروں کے مالکان اور دیگر متعلقہ افراد کے علاوہ محکمہ مویشی پالن کے افسران اور اہلکاروں نے شرکت کی۔ ایسٹیمیٹس آفیسر ڈاکٹر نریش کمار نے عالمی یوم ریبیز کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ریبیز سے بچاؤ کے حوالے سے مسلسل عوامی آگاہی ضروری ہے۔

کولگام میں نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے ایکشن پلان کا جائزہ

ڈپٹی کمشنر شہزاد عالم کا نوجوانوں تک رسائی اور بامعنی سرگرمیوں کے انعقاد پر زور

(کولگام)

ڈپٹی کمشنر کولگام شہزاد عالم نے آج ممی سیکریٹریٹ کولگام میں 2026-27 اور 2027-28 کے لیے نوجوانوں کو بااختیار بنانے سے متعلق مختلف محکموں کے ایکشن پلان کا جائزہ لینے کے لیے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس کے دوران ڈپٹی کمشنر نے مختلف محکموں کی جانب سے تجویز کردہ سرگرمیوں اور پروگراموں کا جائزہ لیا، جن کا مقصد ضلع بھر کے نوجوانوں کو مشغول، بامعنی اور منظم انداز میں مختلف سرگرمیوں سے جوڑنا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں تک رسائی اور نوجوانوں پر مرکوز مختلف النوع پروگراموں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ہنرمندی کی ترقی، کاروباری سرگرمیوں، کھیل و تفریح، اختراع، ثقافت، معاشرتی شرکت اور نوجوانوں سے متعلق دیگر اہم شعبوں پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔

ستیش شرما نے مختلف وفود سے ملاقاتیں کیں

عوامی مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہدایت

(سرینگر)

وزیر برائے خوراک، شہری رسد و امور صارفین، اطلاعاتی ٹیکنالوجی، نوجوان خدمات و کھیل، سائنس و ٹیکنالوجی ستیش شرما نے آج مختلف وفود کے ساتھ سلسلہ وار ملاقاتیں کیں، جن کے دوران نوجوانوں، کھیل، ٹرانسپورٹ، خوراک و عوامی تقسیم، اطلاعاتی ٹیکنالوجی، سائنس و ٹیکنالوجی، روزگار اور عوامی خدمات سے متعلق متعدد مسائل اٹھائے گئے۔ مختلف گروپوں، انجمنوں اور عوامی حلقوں کی نمائندگی کرنے والے وفود نے وزیر موصوف کو اپنے خصوصی مسائل سے آگاہ کیا اور ان کے حل کے لیے مداخلت کی درخواست کی۔

جی ڈی سی وجے پور میں روایتی صفائی مہم کا انعقاد

(سانبہ)

پرنسپل ڈاکٹر سنجیت کور کی رہنمائی میں گورنمنٹ ڈگری کالج وجے پور نے ملک گیر 'سوچتا ہی سیوا' مہم کے تحت روایتی اور ستائی کھیلوں کے مقابلوں کے ساتھ کالج احاطے میں صفائی مہم کا انعقاد کیا۔ اس تقریب کا موضوع "صفائی میں شمولیت، صاف بھارت، ترقی یافتہ بھارت" تھا۔

اننت ناگ میں سوچھ بھارت مشن گرامین کی پیش رفت کا جائزہ

ڈپٹی کمشنر نے منظور شدہ کاموں کی بلا رکاوٹ تکمیل کیلئے متبادل منصوبے کو منظوری دی

(ننت ناگ)

ضلع میں سوچھ بھارت مشن گرامین کے نفاذ اور پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ڈپٹی کمشنر اننت ناگ ڈاکٹر بلال بھی الدین بٹ نے آج ڈی سی آفس کمپلیکس اننت ناگ کے میٹنگ ہال میں ضلعی سطحی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں سوچھ بھارت مشن گرامین کے مختلف اجزا کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، بالخصوص مختلف مراحل میں جاری کاموں، جن میں ہینڈ واشنگ، اٹانمنٹ اور فضلہ برآمد شامل ہیں، کی صورتحال پر غور کیا گیا۔ کمیٹی نے اب تک حاصل ہونے والی پیش رفت کا جامع جائزہ لیتے ہوئے ضلع بھر میں پروگرام کے بروقت نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ سوچھ بھارت مشن گرامین کے تحت 480,2 سے زائد کام شروع کیے گئے ہیں، جن میں سے تقریباً 430,2 کاموں کے ہینڈ رجاری ہو چکے ہیں۔



آئی اے ایس ایم کی چوتھی قومی وسط مدتی سی ایم ای اختتام پذیر

بچوں کی ذہنی صحت اخلاقیات قانونی امور پر ماہرین نے تبادلہ خیال کیا

(انفو)

انڈین ایسوسی ایشن فار چائلڈ اینڈ ایڈولیسنٹ مینٹل ہیلتھ (آئی اے سی اے ایم) کی چوتھی قومی وسط مدتی سی ایم ای اسٹوار کو سری نگر میں اختتام پذیر ہوئی۔ تین روزہ کانفرنس کے دوران بچوں اور نوعمروں کی ذہنی صحت سے متعلق اخلاقی، قانونی اور طبی پیچیدگیوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ 25 سے 27 ستمبر تک منعقدہ اس پروگرام کا اہتمام آئی اے سی اے ایم نے جموں و کشمیر سائیکیاٹرک سوسائٹی کے اشتراک سے کیا۔ "بچے، اخلاقیات اور قوانین" کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس میں ملک بھر سے ماہر نفسیات، ماہرین اطفال، ماہرین اطفال، قانونی ماہرین، محققین اور ذہنی صحت کے شعبے سے وابستہ دیگر ماہرین نے شرکت کی۔

کرناہ سڑک حادثے پر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا اظہارِ رنج

لواحقین سے اظہارِ یکجہتی اور زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لیے دعا کی

(سرینگر)

صدر جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور نائب صدر و وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ضلع کپواڑہ کے کرناہ علاقے میں ٹیوٹا سیمیاری سڑک پر پیش آئے المناک سڑک حادثے میں 5 افراد کے لقمۂ اجل بن جانے پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے لقمۂ اجل بنے افراد کے حق میں دعائے مغفرت اور کلمات ادا کیے گئے اور ان کے لواحقین و پسماندگان کیساتھ اظہارِ یکجہتی کیا۔ دونوں لیڈران نے زخمی ہوئے افراد کی فوری صحت یابی کیلئے بھی دعا کی۔ پارٹی کے معاون جنرل سکریٹری ایڈوکیٹ چودھری محمد رمضان، پارٹی کے ضلع صدر و ایم ایل اے لولاب قیم جمشید لون اور مقامی ایم ایل اے جاوید مرچال نے بھی اس سانحہ پر دکھ کا اظہار کیا ہے۔



گورنمنٹ پولی ٹیکنیک فار ویمن سری نگر میں عالمی یوم سیاحت 2026 منایا گیا

طلبہ و طالبات نے تقریری مقابلے، خاکے، ثقافتی پروگرام اور ذمہ دار سیاحت کی اہمیت اجاگر کی

(سرینگر)

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک فار ویمن سری نگر کے شعبہ ٹریول اینڈ ٹورازم کی جانب سے عالمی یوم سیاحت 2026 جوش و خروش اور طلبہ و اساتذہ کی فعال شرکت کے ساتھ منایا گیا۔ یہ پروگرام کے دوران ثقافتی تنوع، پائیدار ترقی، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مقامی ورثے کے تحفظ میں سیاحت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ شعبہ ٹریول اینڈ ٹورازم کے طلبہ نے تقریری مقابلے، خاکے، ثقافتی پروگرام اور شعری نشستوں سمیت مختلف دلچسپ سرگرمیاں پیش کیں۔ اس موقع پر ٹریول ایجنٹس ایسوسی ایشن آف انڈیا کے جموں و کشمیر چیپٹر کے صدر اور ایکجوٹو رازم سوسائٹی آف کشمیر کے صدر سمیر بکھو نے بطور مہمان شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ سیاحت ثقافتی تبادلے کے فروغ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، متای برادریوں کی معاونت اور علاقائی معیشت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر کے بھرپور ثقافتی اور قدرتی ورثے کے تحفظ کے ساتھ ذمہ دار اور پائیدار سیاحت کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ کو پیشہ ورانہ مہارتیں حاصل کرنے، جدت طرازی کو اپنانے اور ٹریول، ٹورازم و ہاسپٹیلٹی شعبوں میں ابھرنے والے مواقع تلاش کرنے کی ترغیب دی۔



ڈی سی اور ایس ایس پی کپواڑہ نے سیماری کا دورہ کیا

سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا

(کپواڑہ)

ڈپٹی کمشنر کپواڑہ شری کانت سوے اور ایس ایس پی کپواڑہ سید الطاہر گیلانی نے آج کرناہ سب ڈویژن کے سیماری علاقے کا دورہ کیا، جہاں ایک المناک سڑک حادثے میں پانچ افراد جاں بحق جبکہ متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ حادثے کے فوراً بعد ضلع انتظامیہ اور کپواڑہ پولیس نے فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا، جس میں سول انتظامیہ، پولیس، بھارتی فوج اور بنگالی خدمات کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ تمام مسافروں کو جائے حادثہ سے نکال کر ایس ڈی ایچ ٹنگڈار پہنچایا گیا، جہاں پانچ افراد کو مردہ قرار دیا گیا۔ قانونی وطبی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد جاں بحق افراد کی میتیں آخری رسومات کے لیے ان کے اہل خانہ کے حوالے کر دی گئیں۔ چھ زخمی مسافروں کی حالت مستحکم کرنے کے بعد انہیں مزید علاج کے لیے جی ایم سی ہندواڑہ منتقل کیا گیا۔ ضلع انتظامیہ اور پولیس کے سینئر افسران نے جی ایم سی ہندواڑہ کا دورہ کر کے زخمیوں کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی نے جائے حادثہ کا معائنہ کیا، صورتحال کا جائزہ لیا اور سوگوار خاندانوں سے ملاقات کی۔ دونوں افسران نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں سے دلی تعزیت کی اور انہیں ضلع انتظامیہ کی جانب سے ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

گروڑہ اسکول میں منشیات سے آگاہی پر مبنی پروگرام منعقد

طلبہ کو منشیات سے دور رہنے اور ابتدائی روک تھام سے متعلق آگاہ کیا گیا

(بانڈی پورہ)

اسکول جانے والے بچوں میں منشیات کی روک تھام کو مضبوط بنانے کے مقصد سے ڈسٹرکٹ ڈی ایڈکشن سینٹر بانڈی پورہ نے ضلع انتظامیہ بانڈی پورہ کے اشتراک سے نشہ مکت بھارت ابھیان کے تحت گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول گروڑہ میں منشیات سے آگاہی اور کمیونٹی میڈیسن ڈیپارٹمنٹ پر ایک آگاہی سیشن کا انعقاد کیا۔ پروگرام کے دوران منشیات کے استعمال کے نقصانات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے، نوعمر طلبہ میں منشیات سے انکار کی صلاحیت مضبوط بنانے اور اساتذہ کو منشیات کے استعمال کی ابتدائی نشاندہی اور روک تھام میں ان کے کردار سے آگاہ کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ڈسٹرکٹ ڈی ایڈکشن سینٹر بانڈی پورہ کے پروبیشنری آفیسر شفیر اسلام نے منشیات کی طلب کی لانے والی ڈی ایس ڈی ایس بانڈی پورہ میں دستیاب خدمات کے حوالے سے اساتذہ کے کردار پر روشنی ڈالی۔

فوری اندراج کی ہدایت دی اور بروقت تکمیل کے لیے فریبی نگرانی پر زور دیا

زیرِ التوا بینک معاملات، تربیت، ادیم جاگرتی اور او این ڈی سی اہداف کی بروقت تکمیل کی ہدایت

(بڈگام)

ڈپٹی کمشنر بڈگام اختر عالم خان نے آج مشن یوا کے تحت پیش رفت کا جائزہ لینے اور ضلع میں مختلف اہداف پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لیے جائزہ واجلاس اور ایس ڈی ڈی یو/ڈی ایل آئی سی اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر بڈگام وویک اگروال، جوائنٹ ڈائریکٹر پلاننگ، جنرل منیجر ڈی آئی سی، چیف ایگزیکٹو آفیسر، پرنسپل پولی ٹیکنیک ناگام، آئی ٹی آئی بڈگام اور چرار شریف کے سپرنٹنڈنٹ، لیڈ ڈسٹرکٹ منیجر اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ ڈپٹی کمشنر نے زیرِ التوا بینک معاملات، ہائبرڈ تربیت، استعداد کار میں اضافے، ادیم جاگرتی، بیکاتھون، او این ڈی سی پر رجسٹریشن اور تکمیل/کام جاری ہونے سے متعلق رپورٹنگ کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ بینکوں کے پاس زیر التوا معاملات کا نوٹس لیتے ہوئے انہوں نے متعلقہ بینکوں کو ہدایت دی کہ وہ معاملات کی مکمل جانچ پڑتال کرتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر بروقت منظوری اور رقوم کی فراہمی یقینی بنائیں۔ انہوں نے ہائبرڈ تربیت کے تحت زیرِ التوا اتمام منظور شدہ اور تقسیم شدہ معاملات میں فوری اندراج کی ہدایت دی اور بروقت تکمیل کے لیے قریبی نگرانی پر زور دیا۔



حضرت اولیائے کرام کی تعلیم قرآن اور حدیث پر مبنی

حضرت میر سید محمد منطقیؒ کا سالانہ عرس عزت و احترام کیساتھ منایا گیا

(سرینگر)

وادی میں سادات منطقی کے بلند پایہ ولی کامل حضرت میر سید محمد منطقی واعظ کے سالانہ عرس کے سلسلے میں اُن کے آستان عالیہ واقعہ چھتہ پل سرینگر میں صبح سویرے ہی قرآن خوانی، توبہ، استغفار، تحلیلیاں، تحمیدات، دورہ و اذکار اور مولود خوانی کی مجلس آراستہ ہوئی۔ جس کی پیشوائی مولوی عبدالقیوم صاحب اور مختلف بلتہ جات کے پیر حضرات نے کی۔ اس موقعے پر میر سید محمد منطقیؒ کے روحانی اور علمی کمالات پر روشنی ڈالی اور سلسلہ منطقی کے بزرگان دین خصوصاً حضرت میر سید حسن منطقی، حضرت میر سید محمد امین منطقی کے اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ واضح رہے ۱۴ ربیع الثانی کی مناسبت کے سلسلے میں زیارت حضرت میر سیدعلی الدین مہدی عارف باللہؒ کی درگاہ واقعہ نوہٹہ میں بھی ایک خطبات المطہرات اور درود و ذکر کی مجلس آراستہ ہوئی، جس کی پیشوائی درگاہ کے سجادہ نشین الحاج میر سید شفاعت احمد کاملی نے کی۔ اس موقعے پر میر ان پیر خوانجہ اعظم و نگیر صاحبؒ کے خطبات بھی پڑھے گئے اور اُن کے تاریخ ساز اسلامی خدمات اور تبلیغ اشاعت دین بھی بیان کئے گئے۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

اسرائیلی وزیراعظم کا یواے ای دورہ



یروشلم: اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نتن یاہو اور ان کی اہلیہ سارہ نتن یاہو نے اتوار کے روز (مقامی وقت کے مطابق) متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید کی دعوت پر یو اے ای کا ایک سرکاری دورہ کیا۔

اسرائیلی وزیرِ اعظم کے دفتر نے بتایا کہ اس دورے کا بنیادی مقصد دونوں ممالک کے مابین تعلقات کو مضبوط بنانا اور علاقائی چیلنجز تھے۔

پیر کے روز اسرائیلی وزیرِ اعظم کے دفتر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک بیان میں کہا کہ وزیرِ اعظم بنیامین نتن یاہو اور ان کی اہلیہ نے یو اے ای کے صدر شیخ محمد بن زاید کی دعوت پر گزشتہ روز متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا۔ اس دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان اتحادات کو مضبوط کرنا اور علاقائی چیلنجز پر غور کرنا تھا۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم کے دفتر نے مزید بتایا کہ وزیرِ اعظم کے ہمراہ قومی سلامتی کونسل کے سربراہ، موساد کے سربراہ، وزارتِ سیکرٹری اور خارجہ پالیسی کے مشیر بھی موجود تھے۔

یہ دورہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری شدید کشیدگی کے دوران سامنے آیا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی وزیرِ اعظم نے اقوامِ متحدہ کی 81ویں جنرل اسمبلی میں یہ دعویٰ کیا کہ ایران کی حکومت پل آخر ختم ہو جائے گی، اور ان کا کہنا تھا کہ ملک کی قیادت کو اس نے اپنے ہی جھوٹ، کرپشن اور ظلم کی وجہ سے زوال آئے گا۔ تتن یاہو نے پیش کوئی کی کہ ایرانی عوام ایک دن اپنی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی یہ قاتل حکومت اپنے ہی جھوٹ، اپنی کرپشن اور اپنے ہی ظلم کی وجہ سے گر جائے گی۔ اس خاتمے کا زوال یقینی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ صرف وقت کی بات ہے کہ ایران میں کچھ انتہائی حیرت انگیز رونما ہوگا..... عوام کی طاقت، اقتدار میں بیٹھے لوگوں پر غالب آ جائے گی۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم نے ایران کی جوہری تنصیبات کے خلاف اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس فیصلے کو ملک کی سلامتی کے لیے ناگزیر قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کرپشن، رہنماؤں کی جانب سے عوامی سطح پر کی جانے والی تنقید کے باوجود، کئی ممالک نے پسِ پردہ ایران کے خلاف اسرائیلی اقدامات کو سراہا ہے۔

امریکی حکومت کی ویب سائٹس تک ایجنٹس کی رسائی کے بعد اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روک دی گئی



اوپن اے آئی کے خود مختار ایجنٹس نے حکومتی ویب سائٹس تک رسائی حاصل کی، اشتہا ہونے والے الاگ ان کریڈنشلز (پاس ورڈز) کا استعمال اور چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) سے رابطہ فین کی نجی تصاویر کو کاپی کرنے جیسے غیر متوقع سرگرمیاں انجام دیں، جس کے بعد کمپنی نے اپنے جدید ترین اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روک دی ہے۔ گزشتہ تین ماہ کے دوران اوپن اے آئی کے ذریعے اپنے اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روکے جانے کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

رپورٹس کے مطابق، مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے میدان کی معروف کمپنی اوپن اے آئی (OpenAI) کے خودمختار ایجنٹس نے حکومتی ویب سائٹس تک رسائی حاصل کی، اشتہا ہونے والے الاگ ان کریڈنشلز (پاس ورڈز) کا استعمال اور چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) سے رابطہ فین کی نجی تصاویر کو کاپی کرنے جیسے غیر متوقع سرگرمیاں انجام دیں، جس کے بعد کمپنی نے اپنے جدید ترین اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ کو روک دیا ہے۔ کمپنی نے بیان دیا ہے کہ جب تک اسے مکمل اطمینان نہ ہو جائے کہ اضافی حفاظتی اقدامات نافذ کر دیئے گئے ہیں، وہ ٹریننگ دوبارہ شروع نہیں کرے گی۔ کمپنی نے خبردار کیا کہ جیسے جیسے اے آئی نظام مزید باصلاحیت ہوتے جائیں گے، اسے دوبارہ کام روکنا پڑ سکتا ہے۔

جمعہ کو شائع ہوئے ایک بلاگ پوسٹ میں اوپن اے آئی نے بتایا کہ اس نے درجنوں ایسی تنظیموں سے رابطہ کیا ہے جن کی ویب سائٹس کے ساتھ اس کے ایجنٹس کا غیر مناسب طریقے سے تعامل ہونے کا امکان ہے۔ کمپنی نے ان واقعات کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے: رسائی کے کنٹرولز کو بائی پاس کرنا، بنا انتہ طور پر سامنے آنے والے پاس ورڈز یا پبلسٹی کیز کا استعمال، ایسا متن داخل کرنا جسے ویب سائٹس نے نمائندہ سمجھا، عوامی استعمال کیلئے غیر مختص اندرونی فائلوں تک رسائی حاصل کرنا اور تھرڈ پارٹی سائنس نشمول پبلک ویئرز پر اسپام پوسٹ کرنا، جنہیں بعد میں صاف کرنا پڑا۔

واضح رہے کہ اوپن اے آئی نے تصدیق کی تھی کہ اس کے کچھ ایجنٹس نے ٹریننگ کے دوران امریکی مردم شماری بیورو (US Census Bureau) اور سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (SEC کی ویب سائٹس پر عوامی طور پر دستیاب معلومات تک رسائی حاصل کی۔ کمپنی نے دونوں اداروں کو مطلع کر دیا ہے، حالانکہ کسی غیر عوامی معلومات تک رسائی حاصل نہیں کی گئی اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی کی گئی۔ تاہم، ایس ای سی کے معاملے میں ایک اے آئی ایجنٹ نے عوامی معلومات کو ایک غیر متعلقہ ویب پیج پر دوبارہ شائع کر دیا، جس کے بارے میں اوپن اے آئی نے کہا کہ یہ اس کی ہدایات کے دائرے سے باہر تھا۔ ایس ای سی کے ایک ترجمان نے کہا کہ ایجنٹس نے کسی غیر عوامی معلومات تک رسائی نہیں حاصل کی۔ امریکی محکمہ تعلیم نے بتایا کہ اسے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اس کے سسٹمز متاثر ہوئے ہیں۔

اوپن اے آئی نے ایسے کم از کم ۵۳ واقعات کا بھی انکشاف کیا جن میں ایک ایجنٹ نے جیسٹ جی پی ٹی صارف کی تصویر کو اپنے ہوسٹنگ سائٹس پر غیر فہرست شدہ (unlisted) لنک کے طور پر اپ لوڈ کیا۔ اگرچہ صارف فین نے ٹریننگ کیلئے اپنے ڈیٹا کے استعمال کی اجازت دی تھی، لیکن اوپن اے آئی نے کہا کہ اس اجازت میں تھرڈ پارٹی اپ لوڈ رشامل نہیں تھے اور وہ ان تصاویر کو ہٹوانے کیلئے کام کر رہی ہے۔

واضح رہے کہ گزشتہ تین ماہ کے دوران اوپن اے آئی کے ذریعے اپنے اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روکے جانے کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔ پہلا واقعہ جولائی میں اے آئی اسٹارٹ اپ ہگنگ فیس (Hugging Face) پر سائبر حملے کے بعد پیش آیا تھا، جسے ای ایم آئی آلٹ مین نے کمپنی کا اب تک کا سب سے بڑا سائبر حملہ قرار دیا تھا۔

گینگسٹر گولڈی برار امریکہ میں ٹاپ 10 مطلوبہ افراد کی فہرست میں شامل



واشنگٹن: امریکی تحقیقاتی ایجنسی فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) نے گینگسٹر گولڈی برار کو ٹاپ- 10 مطلوبہ افراد کی لسٹ میں شامل کیا ہے۔ اس کی گرفتاری کو یقینی بنانے کے لیے اس پر 10 لاکھ ڈالر انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

ایف بی آئی کی جانب سے پیر (مقامی وقت) کو جاری کردہ ایک نوٹس کے مطابق، گولڈی برار لارنس بشنوئی آرگنائزڈ کرائم گروپ کے نامزد امریکن لیڈر کے طور پر اپنے کردار کے لیے مطلوب ہے۔ اس کا مبینہ طور پر امریکہ اور کینیڈا میں ہونے والے کئی پرتشدد جرائم سے تعلق رہا ہے۔

ایف بی آئی نے گولڈی برار کو اپنے دس موسٹ وانٹڈ مفرور افراد کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ وہ لارنس بشنوئی آرگنائزڈ کرائم گروپ میں مبینہ طور پر شامل ہونے کے لیے مطلوب ہے، جو مبینہ طور پر سدرن کیلیفورنیا، پورے امریکہ اور کینیڈا میں مختلف قسم کی پرتشدد سرگرمیوں میں ملوث ہے۔

ایف بی آئی نے ایک آفیشل بیان میں کہا کہ اس کی گرفتاری میں مدد کرنے کے لیے خفیہ جانکاری فراہم کرنے والوں کو 1,000,000 امریکی ڈالر تک کا انعام دیا جائے گا۔ ایف بی آئی نے بتایا کہ یہ مجرمانہ سنڈیکیٹ بالی پور فاسٹی پرتشدد کارروائیوں میں سرگرمی سے ملوث رہا ہے۔ اس میں سیاسی و مذہبی شخصیات کا قتل، فائرنگ، ناراگٹ کلنگ، اغوا برائے تاوان، بھتہ خوری، حملہ اور منشیات و اسلحی کی اسمگلنگ شامل ہے۔

امریکی حکام کے مطابق گولڈی برار ابھی امریکہ میں ہے اور پورے شمالی امریکہ میں سنڈیکیٹ کے آپریشنز کو دیکھتا ہے۔ ایف بی آئی کے نوٹس کے مطابق اس ایجنسی میں امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ کی جانب سے گولڈی برار کے خلاف ایک وفاقی وارنٹ گرفتاری بھی جاری کیا گیا تھا۔

جہاں اس پر بھتہ خوری، تجاوزات میں مداخلت کرنے اور منشیات رکھنے اور تقسیم کرنے سمیت کئی دیگر سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ ایف بی آئی کے وانٹڈ لسٹ میں گولڈی برار کے کئی نام دیے گئے ہیں، جن میں گولڈی برار، ستیندر رجیت سنگھ برار، ستیندر جیت اور ستیندر رجیت سنگھ برار شامل ہیں۔ بیورو کی جانب سے جاری کردہ پروفائل ریکارڈ کے مطابق اس کی پیدائش بھارت کے پنجاب میں ہوئی تھی اور وہ پنجابی اور انگریزی دونوں زبانیں بولتا ہے۔

ایران کا آبنائے ہرمز میں امریکی زیرِ آب جاسوسی ڈرون قبضے میں لینے کا دعویٰ



واشنگٹن ڈی سی: ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر سی سی) کی بحریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز میں ایک بغیر پائلٹ والی خودکار گاڑی (اے یو وی) یعنی ریموٹ '600' کو قبضے میں لیا ہے۔ بعد ازاں تصدیق ہوئی کہ یہ امریکی فوج کا ایم کے 18 موڈ 2 ڈرون تھا۔

سرکاری نشریاتی ادارے ایریب کی جانب سے اتوار کو جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ایرانی فوج نے اسے اسٹریٹجک آبی گزرگاہ آبنائے ہرمز میں کام کرنے والا امریکی دہشت گرد فوج کا دوسرا زیرِ آب اثاثہ قرار دیا۔

آئی آر سی سی نے کہا کہ یہ قبضہ ایرانی فوجی انٹیلی جنس کی نگرانی اور ایک انٹرایکٹو رافریئر کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک مربوط اور پیچیدہ آپریشن کے ذریعے مکمل میں لایا گیا۔

بیان میں کہا گیا، اللہ کے فضل و کرم سے، آئی آر سی سی بحریہ کے ابابیل ٹیلی جینس اور الیکٹرانک وارفیئر کی صلاحیتوں پر مشتمل ایک مربوط اور پیچیدہ آپریشن کے ذریعے امریکی دہشت گرد فوج سے تعلق رکھنے والے ایک جدید ڈرون (یو اے وی) کو قبضے میں لینے میں کامیاب ہوئے، اس آلے سے آبنائے ہرمز میں جاسوسی کا کام لیا جا رہا تھا۔ آئی آر سی سی بحریہ نے ابتدائی طور پر روئے گئے اس آلے کی شناخت ریموٹ '600' کے طور پر کی ہے جو ایک ڈرون اور خودکار رغبیر پلانٹ کی زیرِ آب گاڑی ہے۔

ایرانی حکام نے الزام لگایا کہ یہ آبنائے کے اندر نگرانی کا مشن انجام دے رہی تھی۔ بیان میں مزید کہا گیا، یہ زیرِ آب آلہ ریموٹ '600' کی ایک ڈرون اور جدید یونٹ ہے، اسے آئی آر سی سی بحریہ نے قبضے میں لے لیا ہے اور اب یہ ڈیٹا کے حصول کے لیے فورس کے ماہرین کے پاس موجود ہے۔

دہلی بیلا اسٹیٹ سے 727 ووٹروں کو حذف کرنے کا معاملہ، راہل گاندھی نے ووٹ چوری ایک طریقہ قرار دیا

نئی دہلی: لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پیر کے روز الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن نے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران دہلی کے بیلا اسٹیٹ کے 727 رہائشیوں کے نام انتخابی ووٹرلسٹ سے حذف کر دیے۔ انہوں نے اس اقدام کو ووٹ چوری کا ایک طریقہ قرار دیا۔

گاندھی کے مطابق، یہ لوگ دہائیوں سے یہاں رہ رہے ہیں اور انہوں نے سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات اور سال 2025 کے دہلی اسمبلی انتخابات میں حق رائے دہی استعمال کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سال 2023 میں ان کے گھروں کو منہدم کر دیا گیا تھا، اس کے باوجود انہوں نے یہ جگہ نہیں چھوڑی اور وہ وہیں رہ رہے تھے۔

انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ آج، میں نے ان کی بستی کا دورہ کیا اور براہِ راست ان سے سنا کہ الیکشن کمیشن نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے فون پر ایس ڈی ایم سے کہا کہ گھر کا ہونا یا نہ ہونا ووٹ کے حق پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ خود چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے بیان دیا ہے کہ ہاؤس نمبر '0-بے گھر لوگوں کے لیے مخصوص ہے۔ اس کے باوجود 727 لوگوں کے نام حذف کر دیے گئے۔

راہل نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی انٹینسیو ریویژن نہیں ہے؛ بلکہ یہ ووٹ چوری کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ جن لوگوں کے پاس پہلے ہی سب سے کم مسائل ہیں، ان سے ان کی طاقت کا واحد ذریعہ (ووٹ کا حق) بھی چھینا جا رہا ہے۔ کیا یہی کمار ہیں آخر اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائیں گے، لیکن جس نظام نے ان سے یہ کروایا ہے، اس کا بھی احتساب کیا جائے گا۔

رام بن میں آشاورکرز کا احتجاج، ملازمت مستقل کرنے کا مطالبہ



رامبن (نواز رونیال): جموں وکشمیر کے ضلع رامبن میں آشا ورکرز اور سرکاری اسکولوں میں تعینات باورچیوں نے پیر کے روز اپنی خدمات کی مستقلی، کم از کم اجرت کے قانون کے نفاذ اور دیگر دیرینہ مطالبات کے حق میں احتجاج کیا۔

احتجاج کے دوران کارکنان نے اپنے مطالبات کے حق میں نعرے لگائے اور حکومت و متعلقہ حکام سے ان کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے کہا کہ وہ گزشتہ کئی برسوں سے اپنی خدمات کو مستقل کرنے اور دیگر مطالبات کی منظوری کے لیے حکومت اور متعلقہ محکموں سے رجوع کرتے آ رہے ہیں، تاہم ان کے مسائل کا تاحال مستقل حل نہیں نکالا گیا ہے۔

مظاہرین نے کہا کہ آشاورکرز اور اسکول کک مختلف سرکاری اور عوامی خدمات سے وابستہ رہتے ہوئے طویل عرصے سے اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں، لیکن ان کے مطابق انہیں ملازمت کا مستقل درجہ، مناسب اجرت اور دیگر بنیادی سہولیات حاصل نہیں ہیں۔ آشا ورکرز نے کہا کہ کووڈ- 19 عالمی وبا کے دوران بھی انہوں نے اپنی صحت اور زندگی کو خطرے میں ڈال کر لوگوں تک ضروری صحت خدمات پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وبا کے مشکل حالات میں بھی انہوں نے محدود معاوضے پر اپنی ذمہ داریاں انجام دیں، اس کے باوجود ان کے دیرینہ مطالبات پر خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی۔

میانمار کے رکھائن میں ایک بازار کے قریب فضائی حملے میں انچاس افراد ہلاک، چھپن زخمی



بینکاک، میانمار: بھارت کے پڑوسی ملک میانمار کی فوج نے پیر کے روز ایک طاقتور باغی گروپ کے زیرِ کنٹرول علاقے میں ایک بازار کے قریب شدید فضائی حملہ کیا۔ ایک مقامی گروپ اور امدادی ایجنسی کے مطابق، اس حملے میں کم از کم 49 افراد ہلاک اور 58 دیگر زخمی ہو گئے۔

مغربی رکھائن (Rakhine) ریاست میں ہونے والا یہ حملہ ملک بھر میں جمہوریت پسند مزاحمتی قوتوں اور نسلی مسلح گروپوں کے خلاف مہلک فضائی حملوں کے حالیہ سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میانمار کی فوج نے 1 فروری 2021 کو آنگ سان سوچی کی منتخب حکومت کا تختہ الٹ کر ملک کا کنٹرول سنبھال لیا تھا، جس کے بعد سے میانمار میں شدید سیاسی و سماجی بحران اور فرانفری پھوٹی ہوئی ہے۔

میں واقع کیاؤکتو (Kyauktaw) ٹاؤن شپ میں کیا گیا۔ اراکان آرمی رکھائن میں قائم ایک طاقتور نسلی مسلح گروپ ہے جو کیاؤکتو کے علاقے کو کنٹرول کرتا ہے۔

اس حملے کی معلومات کی آزادانہ طور پر تصدیق کرنا ممکن تھا۔ اراکان آرمی نے منگل کی صبح جاری ایک بیان میں کہا کہ ایک فائٹر جیٹ (جنگی طیارے) نے دوپہر کے وقت ایک مقامی مارکیٹ کے پاس دو بم گرائے، جس سے دکان دار، خریدار اور پیدل چلنے والے راہگیر ہلاک ہو گئے۔ گروپ نے بتایا کہ مزید 58 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں سے 22 کی حالت تشویشناک ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ گروپ جان بوجھ کر ایسے گنجان آباد علاقوں کو نشانہ بنا رہا ہے جو کسی بھی فضائی حملوں کے لیے براہِ راست ذمہ دار افراد اور تنظیموں کے خلاف جلد ہی موثر جوابی کارروائی کرے گا، جن کی وجہ سے بڑے پیمانے پر ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ رکھائن کے ایک سینئر ریٹائرڈ اہلکار وائی ہن آنگ نے ایسوسی ایٹڈ پریس (AP کو ہلاک ہونے والوں کی تعداد کی تصدیق کی اور موقع پر موجود ہیجا کا رکنوں کا حوالہ دیا۔

انہوں نے بتایا کہ یہ مارکیٹ اس علاقے کا مرکزی ہول سیل سینٹر (تھوک بازار) تھی، جہاں پورے صوبے سے تاجر اور خریدار آتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا، یہ رکھائن میں ہونے والے بدترین فضائی حملوں میں سے ایک ہے۔ سوشل میڈیا پر ان حملے کے حوالے سے ہولناک تصاویر شیئر کی گئیں۔ ان میں عمارتوں کو لگی آگ، گاڑیوں کی تباہی اور پاس ہی موجود ایک پل کے ٹوٹے ہوئے حصے دیکھے جا سکتے ہیں۔ فوج نے اس حملے پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اس سے قبل فوج کا کہنا تھا کہ وہ صرف مخصوص فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بناتی ہے اور اس نے مزاحمتی گروپوں پر دہشت گردی کا الزام عائد کیا ہے۔

موسمبی میں موجود غذائی اجزا جسم کو توانائی فراہم کرتے ہیں



ڈاکٹر مبشر خان

موسمبی وٹامن سی سے بھرپور ہوتی ہے جو جسم کے مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے میں مدد دیتی ہے۔
موسمبی کا استعمال جلد کو صحتمند رکھنے اور اس کی شادابی برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔
موسمبی میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اس لئے یہ جسم میں پانی کی کمی پوری کرنے میں مدد دیتی ہے۔
موسمبی نظام ہاضم کو بہتر رکھنے میں معاون ہوتی ہے۔
موسمبی میں پایا جانے والا پوٹاشیم دل اور دوران خون کی صحت کیلئے مفید غذائی جز ہے۔
موسمبی میں موجود اینٹی آکسیڈنٹس جسم کے خلیوں کو آکسیڈیٹو نقصان سے بچانے میں مدد دیتے ہیں۔
موسمبی کا ٹھنڈا اور تازہ ذائقہ خصوصاً گرم موسم میں جسم کو تازگی اور فرحت بخشتا ہے۔
موسمبی نسبتاً کم کیلوریز والا پھل ہے، اس لئے اسے متوازن غذا کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔
موسمبی مختلف وٹامنز، معدنیات اور دیگر غذائی اجزا فراہم کر کے روزمرہ غذا کو غذائیت بخش بناتی ہے۔

دہی میں کیلے ڈال کر کھانے سے کیا ہوتا ہے؟

ڈاکٹر وجیہا بیگ

کیلے آئرن کی طاقت سے بھرپور ہوتے ہیں اور سارا سال بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ یہ وزن کم کرنے والی ڈائٹ کا حصہ بھی ہوتے ہیں جبکہ کچھ لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ کیلے کھانے سے وزن بڑھتا ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ ہر چیز کے استعمال کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے جس میں مثبت و منفی نتائج دونوں پہنچاتا ہے۔ کیلے میں آئرن، پوٹاشیم، میگنیشیم، فائبرز اور کاربوہائڈریٹ پائے جاتے ہیں جو اس کو انسانی جسم کی بہتری کے لیے مفید بناتے ہیں۔
اگر دہی کی بات کی جائے تو اس میں پروٹین کا بھرپور خزانہ ہوتا ہے اور یہ ایک سستی غذا ہے جو ہمیں ڈھیروں پروٹین فراہم کرتی ہے۔ دہی میں کاربوہائڈریٹس، پروبائیوٹکس، وٹامنز اور کیلشیئم پائے جاتے ہیں جو ہماری صحت اور خوبصورتی کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے۔
کیلے اور دہی کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے کیا ہوتا ہے؟

استعمال کا طریقہ:



☆ ایک کپ دہی میں 2 کیلے کاٹ کر ڈالیں اور مکس کر لیں۔ اس کو دن میں کسی بھی وقت کھانا آپ کو فائدے دے سکتا ہے۔
☆ دہی اور کیلے کو مکس کر کے بالوں میں ہیئر ماسک کی صورت میں لگایا جاسکتا ہے۔
☆ یہ مکسچر چہرے پر فیس ماسک کے طور پر بھی لگایا جاتا ہے۔

فائدے:

کیلا کھانے کے فوائد اور نقصانات



ڈاکٹر مسرور وانی
ہیلتھ زون سکن کلینک، سرینگر

کیلے کھانے سے فوری توانائی بحال ہوتی ہے۔
کیلے کا مسلسل استعمال غذائی کمی کو دور کرتا ہے۔
وٹامنز اور منرلز کی کمی دور ہوتی ہے۔
امریکا میں استعمال ہونے والوں پھلوں میں سب سے زیادہ کھایا جانے والا پھل کیلا ہے۔
امریکن مالٹے اور سیب کی نسبت کیلے زیادہ شوق سے کھاتے ہے۔
کیلے میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہے جو کینسر کے جراثیم کو کمزور کرتے ہے، اور انکو پیدا ہونے سے روکتے ہے۔
کیلا قبض کشا ہے۔
تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔
کیلا کھانے سے دل کی دھڑکن معمول پر رہتی ہے۔
فالج کے حملے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔
کیلے میں پوٹاشیم پایا جاتا ہے جو ہائی بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے۔
کیلے میں سیب کی نسبت پروٹین 4 گنا، کاربوہائیڈریٹس 2 گنا، فاسفورس 3 گنا، وٹامن اے 5 گنا اور اسکے علاوہ بہت سے وٹامنز اور منرلز سیب کی نسبت دو گنے ہوتے ہیں۔
کیلا میں ایسے اجزاء پائے جاتے جو ڈپریشن کو کم کرتے ہیں اور دماغی طاقت میں اضافہ کرتے ہیں۔
حاملہ خواتین کیلئے کیلا بے حد مفید ہے، یہ ماں اور بچہ دونوں کی صحت کیلئے بے حد ضروری ہے۔
کیلا شیر خوار بچوں کی ابتدائی خوراک کا اہم جزو سمجھا جاتا ہے۔
بچوں کو اگر کیلے کھلائے جائیں تو انکی صحت قابل رشک بن جاتی ہے، بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔
کیلا عمدہ پھل ہونے کیساتھ ساتھ اچھی دوا بھی ہے۔
وٹامن سی کی کمی دور کرتا ہے، نیا خون بناتا ہے۔
گردوں کو طاقت دیتا ہے۔
جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
یرقان میں مفید ہے۔
جسم سے زہریلے مادوں کو خارج کرتا ہے۔

احتیاطی تدابیر!

کیلا کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پیئں۔
شوگر کے مریض کیلا کھانے سے پرہیز کریں۔

جیوتی سریکھا کمپاؤنڈ پری کوارٹر فائنل سے باہر ہوئیں

(یو این آئی)

ہندستان کی جیوتی سریکھا وینم خواتین کے انفرادی کمپاؤنڈ پری کوارٹر فائنل میں جنوبی کوریا کی باصلاحیت کھلاڑی کانگ یہونسیو سے 146-150 سے ہار کر باہر ہو گئیں۔ جیوتی سریکھا نے ہانگزو 2023 میں خواتین کے انفرادی کمپاؤنڈ ایونٹ میں گولڈ میڈل جیتا تھا۔ شوٹ آف جیت کر کمپاؤنڈ کوارٹر فائنل میں پہنچیں چکتا تنیپارتھی ہندستان کی چکتا تنیپارتھی شوٹ آف میں چینی تاپے کی چن ای ہسو آن کو ہرا کر خواتین کے انفرادی کمپاؤنڈ کوارٹر فائنل میں پہنچ گئیں۔

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر-770-W/01/WA/JAT/2025 55-2026-27-PTK-DRM-JAT, 57-2026-27-PTK-DRM-JAT & 58-2026-27-PTK-DRM-JAT (to be opened on 22.10.2026) بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے عنوان والی ٹینڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز ای۔ ٹینڈرز طلب کرتے ہیں اور یہ دستیاب ہیں جن کی آخری تاریخ 21-10-2026 کو 15.00 بجے تک ہے۔ بولی دہندگان اپنی اصل دستخط شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف مینویل آفرز کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والی ایسے کسی بی وقت آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی ای آر پی ایس (IREPS) پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ہے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
.1	55-2026-27-PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار علاقہ کے تحت ,PTK, PTKC BHRL, SJNP, MDPB, KNDI, MRTL, SRM & JK سٹیشن یارڈوں کے سدھار کے سلسلے میں بیلاسٹ ورکس۔	5,11,23,159.87	60دن	12ماہ
.2	57-2026-27-PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے تحت دائرہ اختیار علاقہ کے تحت ,PTK,PTKC BHRL, SJNP, MDPB, KNDI, MRTL, SRM & JK سٹیشن یارڈوں کے سدھار کا کام۔	3,96,96,116.22	60دن	12ماہ
.3	58-2026-27-PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار علاقہ کے تحت ,PTK, PTKC BHRL, SJNP, MDPB, KNDI, MRTL, SRM & JK سٹیشن یارڈوں کے سدھار کے سلسلے میں فلیش بٹ ویلڈنگ کا کام۔	1,52,69,151.95	60دن	09ماہ

نوٹ: 1 ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولی پیش کرنے سے پہلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ (Corrigendum) کیلئے آئی آر ای پی ایس (IREPS) ویب سائٹ ضرور دیکھیں۔ 2۔ اگر ہندی اشتہار میں کوئی خامی پائی جاتی ہے تو انگریزی اشتہار جائز ہوگا۔
3387/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ریل مسافر برائے مہربانی توجہ دیں!

ضروری اطلاع

پوجا تیوہار سپیشل ریل گاڑیوں۔ 2026 میں اضافہ

ریل مسافروں کی باسہولت آمد ورفت کیلئے سابقہ اعلان شدہ تیوہار سپیشل ریل گاڑیوں کے ساتھ۔ ساتھ ریلوے کی ذریعہ مندرجہ ذیل تیوہار سپیشل ریل گاڑیاں بھی نیچے دیئے گئے نظام اوقات کے مطابق چلائی جائیں گی:۔

ریل گاڑی نمبر 05005/05006 بڑھنی۔ جلندھر شہر۔ بڑھنی ان ریزروڈ سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 16 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 05005 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 05006 آمد	روانگی
--	15:10	بڑھنی	04:45	--
08:30	--	جلندھر شہر	--	10:50

چلنے کے دن: 05005 بڑھنی سے ہر بدھوار کو مورخہ 07-10-2026 سے 25-11-2026 تک اور 05006 جلندھر شہر سے ہر ویروار کو مورخہ 08-10-2026 سے 26-11-2026 تک
جگہ: سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: تلسی پور، بلرام پور، گونڈا جنکشن، بُڈھول، سیتا پور جنکشن، بریلی، مراد آباد، سہارنپور جنکشن، یمنانگر جگادھری، انبالہ کینٹ اور ڈھنڈاری کلاس سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 05101/05102 گورکھپور جنکشن۔ شکور بستی۔ گورکھپور جنکشن سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 16 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 05101 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 05102 آمد	روانگی
--	16:00	گورکھپور جنکشن	08:30	--
11:05	--	شکور بستی	--	13:15

چلنے کے دن: 05101 گورکھپور سے ہر اتوار کو مورخہ 11-10-2026 سے 29-11-2026 تک اور 05102 شکور بستی سے ہر سوموار کو مورخہ 12-10-2026 سے 30-11-2026 تک
جگہ: فرسٹ اے سی، 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: آنند نگر جنکشن، سدھارتھ نگر، بڑھنی، تلسی پور، بلرام پور، گونڈا جنکشن، سیتاپور جنکشن، شاھجہانپور، بریلی، مراد آباد، غازی آباد جنکشن اور دلی جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 05048/05047 بنارس۔ کولکاتہ۔ بنارس سپیل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 16 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 05048 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 05047 آمد	روانگی
--	10:45	بنارس	04:15	--
10:55	11:00	وارانسی جنکشن	03:55	04:00
06:15	--	کولکاتہ	--	08:25

چلنے کے دن: 05048 بنارس سے ہر منگلوار کو مورخہ 06-10-2026 سے 24-11-2026 تک اور 05047 کولکاتہ سے ہر بدھوار کو مورخہ 07-10-2026 سے 25-11-2026 تک
جگہ: 3 ٹیئر اے سی
ٹھہراؤ: وارانسی جنکشن، اونڈیہار جنکشن، غازی پور سٹی، بلیا، ریوتی، سوریمن پور، چھپرہ جنکشن، دگھوارہ، سونپور جنکشن، حاجی پور جنکشن، شاہ پور پٹوری، بروِنی جنکشن، کیول جنکشن، جھاجھا جسیڈیھ جنکشن، مدھو پور جنکشن، چترنجن، آسن سول جنکشن، درگاپور، بردھمان جنکشن، بینڈل جنکشن اور نیہاٹی جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01123/01124 لوک مانیہ تلک (ٹ)۔ مؤ جنکشن۔ لوک مانیہ تلک (ٹ) سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ میں دو دن) — 24 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 01123 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 01124 آمد	روانگی
--	12:15	لوک مانیہ تلک (ٹ)	16:45	--
15:50	16:00	وارانسی جنکشن	09:50	10:00
21:30	--	مؤ جنکشن	--	04:15

چلنے کے دن: 01123 لوک مانیہ تلک (ٹ) سے ہر شکروار اور اتوار کو مورخہ 11-10-2026 سے 20-11-2026 تک اور 01124 مؤ جنکشن سے ہر اتوار اور منگلوار کو مورخہ 13-10-2026 سے 22-11-2026 تک
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: تھانے، کلیان جنکشن، اگت پوری، ناسک روڈ، جلگاؤں جنکشن، بھساول، جنکشن کھنڈوا، اٹارسی جنکشن، پپریا، نرسنگھ پور، مدن محل، کٹنی جنکشن، میہر، ستنا جنکشن، مانک پور جنکشن، پریاگ راج چھوکی، وارانسی جنکشن، جونپور جنکشن، شاہ گنج جنکشن، کھوراسن روڈ، اعظم گڑھ اور محمد آباد سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01431/01432 ہڈپسر۔ غازی پور سٹی۔ ہڈپسر سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ میں دو دن) — 24 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 01431 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 01432 آمد	روانگی
--	06:55	ہڈپسر	16:20	--
15:10	15:20	وارانسی جنکشن	08:20	08:30
20:15	--	غازی پور سٹی	--	04:00

چلنے کے دن: 01431 ہڈپسر سے ہر شکروار اور منگلوار کو مورخہ 13-10-2026 سے 20-11-2026 تک اور 01432 غازی پور سٹی سے ہر اتوار اور ویروار کو مورخہ 15-10-2026 سے 22-11-2026 تک
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: دونڈ کارڈ لائن، احمد نگر، بیلا پور، کوپر گاؤں، انکائی، منماڈ جنکشن، جلگاؤں جنکشن، بھساول جنکشن، کھنڈوا، اٹارسی جنکشن، پپریا، نرسنگھ پور، مدن محل، کٹنی، میہر، ستنا، مانک پور جنکشن، پریاگ راج چھوکی، وارانسی جنکشن، جونپور جنکشن اور اونڈیہار جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01079/01078 چھترپتی شیواجی مہاراج (ٹ)۔ گورکھپور جنکشن۔ چھترپتی شیواجی مہاراج (ٹ) سپیشل ریل گاڑی (روزانہ) — 64 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 01079 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 01078 آمد	روانگی
--	22:30	چھترپتی شیواجی مہاراج (ٹ)	00:40	--
04:05	04:15	لکھنؤ	19:45	19:55
10:00	--	گورکھپور جنکشن	--	14:30

چلنے کے دن: 01079 چھترپتی شیواجی مہاراج (ٹ) سے روزانہ مورخہ 16-10-2026 سے 16-11-2026 تک اور 01080 گورکھپور جنکشن سے روزانہ مورخہ 18-10-2026 سے 18-11-2026 تک۔ جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: دادار، تھانے، کلیان جنکشن، اگت پوری، ناسک روڈ، منماڈ جنکشن، جلگاؤں جنکشن، بھساول جنکشن، کھنڈوا جنکشن، اٹارسی جنکشن، بھوپال جنکشن، بینا جنکشن، ویرانگنا لکشمی بائی جھانسی، اُرئی، کانپور سینٹرل، لکھنؤ، گونڈا جنکشن، منکاپور جنکشن، بستی اور خلیل آباد سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01415/01416 ہڈپسر۔ گورکھپور جنکشن۔ ہڈپسر سپیشل ریل گاڑی (روزانہ) — 64 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 01415 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 01416 آمد	روانگی
--	07:05	ہڈپسر	03:30	--
09:55	10:05	لکھنؤ	22:25	22:35
16:00	--	گورکھپور جنکشن	--	17:30

چلنے کے دن: 01415 ہڈپسر سے روزانہ مورخہ 16-10-2026 سے 16-11-2026 تک اور 01416 گورکھپور جنکشن سے روزانہ مورخہ 17-10-2026 سے 17-11-2026 تک۔
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: دونڈ کارڈ لائن، احمد نگر، بیلا پور، کوپر گاؤں، منماڈ جنکشن، بھساول جنکشن، کھنڈوا جنکشن، اٹارسی جنکشن، بھوپال جنکشن، بینا جنکشن، ویرانگنا لکشمی بائی جھانسی، اُرئی، کانپور سینٹرل لکھنؤ، گونڈا جنکشن، منکاپور جنکشن اور بستی سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01051/01052 لوک مانیہ تلک (ٹ)۔ بنارس۔ لوک مانیہ تلک (ٹ) ریزروڈ ریل اگڑی (ہفتہ میں دو دن) — 24 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 01051 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 01052 آمد	روانگی
--	12:15	لوک مانیہ تلک (ٹ)	04:40	--
15:45	15:50	وارانسی	20:45	20:50
16:05	--	بنارس	--	20:30

چلنے کے دن: 01051 لوک مانیہ تلک (ٹ) سے ہر بدھوار اور ویروار کو مورخہ 14-10-2026 سے 14-10-2026 تک اور 01052 بنارس سے ہر ویروار اور شکروار کو مورخہ 15-10-2026 سے 20-11-2026 تک
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: تھانے، کلیان جنکشن، اگت پوری، ناسک روڈ، جلگاؤں جنکشن بھساول جنکشن، کھنڈوا جنکشن، اٹارسی جنکشن، پپریا، نرسنگھ پور، مدن محل، کٹنی جنکشن، میہر، ستنا جنکشن، مانک پور جنکشن، پریاگ راج چھوکی اور وارانسی جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 04829/04830 جودھپور جنکشن۔ گورکھپور جنکشن۔ جودھپور جنکشن پوجا سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 18 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 04829 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 04830 آمد	روانگی
--	16:15	جودھپور جنکشن	05:30	--
04:30	04:45	دلی جنکشن	14:00	14:10
20:30	--	گورکھپور جنکشن	--	23:25

چلنے کے دن: 04829 جودھپور سے ہر ویروار مورخہ 01-10-2026 سے 26-11-2026 تک اور 04830 گورکھپور جنکشن سے ہر شکروار مورخہ 02-10-2026 سے 27-11-2026 تک
جگہ: 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: میڈتا روڈ جنکشن، ڈیگانا جنکشن، چھوٹی کھاٹو، ڈیڈوانا، لاڈنو، سوجان گڑھ، رتن گڑھ جنکشن، چورو جنکشن، صادلپور جنکشن، لوھارو، مہندر گڑھ، ریواڑی، گوڑگاؤں، دلی کینٹ، دلی جنکشن، غازی آباد، مراد آباد جنکشن، بریلی جنکشن، شاھجھانپور سیتا پور جنکشن، گونڈا جنکشن اور بستی سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 05167/05168 بنارس۔ لوک مانیہ تلک (ٹ) بنارس سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 14 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 05167 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 05168 آمد	روانگی
--	09:50	بنارس	00:50	--
10:06	10:08	وارانسی جنکشن	00:30	00:35
16:50	--	تلک مانیہ تلک (ٹ)	--	18:10

چلنے کے دن: 05167 بنارس سے ہر سنیچروار کو مورخہ 17-10-2026 سے 28-11-2026 تک اور 05168 لوک مانیہ تلک (ٹ) سے ہر اتوار کو مورخہ 18-10-2026 سے 29-11-2026 تک
جگہ: فرسٹ اے سی، 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی اکانومی، سلیپر اور جنرل
ٹھہراؤ: وارانسی جنکشن، پریاگ راج چھوکی مانک پور جنکشن، ستنا جنکشن، میہر، کٹنی، جبلپور، اٹارسی جنکشن، کھنڈوا، برہان پور، بھساول جنکشن، ناسک روڈ، اگت پوری کلیان جنکشن اور تھانے سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 04731/04732 شری گنگا نگر جنکشن۔ سمستی پور جنکشن۔ شری گنگانگر جنکشن سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری)

ریل گاڑی نمبر 04731 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 04732 آمد	روانگی
--	13:25	شری گنگانگر جنکشن	12:20	--
00:25	00:35	دلی جنکشن	23:40	23:50
23:15	--	سمستی پور جنکشن	--	00:45

چلنے کے دن: 04731 شری گنگانگر جنکشن سے ہر اتوار کو مورخہ 18-10-2026 سے 29-11-2026 تک اور 04732 سمستی پور جنکشن سے ہر منگلوار کو مورخہ 20-10-2026 سے 01-12-2026 تک۔
جگہ: 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: صادل شہر، ہنومان گڑھ جنکشن، سنگریا، منڈی ڈبوالی، راماں، سرسہ، منڈی آدم پور، حصار، جھانسی، روھتک جنکشن، دلی جنکشن، غازی آباد، مراد آباد، بریلی، سیتاپور جنکشن، گونڈا جنکشن، گورکھپور، دیوریا صدر، سیوان جنکشن، چھپرہ، سونپور جنکشن، حاجی پور جنکشن اور مظفر پور جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 03107/03108 کولکاتہ۔ عالم نگر۔ کولکاتہ سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 14 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 03107 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 03108 آمد	روانگی
--	23:50	کولکاتہ	22:30	--
14:05	14:15	وارانسی جنکشن	07:20	07:25
19:45	--	عالم نگر	--	01:45

چلنے کے دن: 03107 کولکاتہ سے ہر ویروار کو مورخہ 15-10-2026 سے 26-11-2026 تک اور 03108 عالم نگر سے ہر سنیچروار کو مورخہ 17-10-2026 سے 28-11-2026 تک۔
جگہ: 2 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: نیہاٹی، بنڈیل، بردھمان، درگاپور، آسن سول، دھن آباد جنکشن، نیتاجی سبھاش چندر بوس جنکشن، گومو، پارسناتھ، ہزاری باغ روڈ، کوڈرما، گیا، انوگرہ نارائن روڈ، ڈیہری آسن سون، ساسارام، بھبھوا روڈ، پنڈت دین دیال اپادھیائے جنکشن، وارانسی، سلطان پور اور اترٹیا جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 04075/04076 دلی جنکشن۔ کاماکھیا جنکشن۔ دلی جنکشن ریزروڈ تیوہار سپیشل ایکسپریس ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 18 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 04076 آمد	روانگی	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 04075 آمد	روانگی
--	00:30	دلی	20:40	--
21:15	--	کاماکھیا	--	05:00

چلنے کے دن: 04076 دلی جنکشن سے ہر سنیچروار کو مورخہ 03-10-2026 سے 28-11-2026 تک اور 04075 کاماکھیا جنکشن سے ہر سوموار کو مورخہ 05-10-2026 سے 30-11-2026 تک۔
جگہ: 3 ٹیئر اے سی اور سلیپر کلاس۔
ٹھہراؤ: ٹونڈلہ جنکشن، گوبند پوری، پریاگ راج جنکشن، پنڈت دین دیال اپادھیائے جنکشن، بکسر، آرہ، داناپور، پاٹلی پتر، سونپور، حاجی پور جنکشن، شاہ پور پٹوری، بروِنی جنکشن، بیگو سرائے، کھگڑیا جنکشن، مانسی جنکشن، نوگچھیا، کٹیہار جنکشن، بارسوئی جنکشن، کشن گنج، نیو جلپائی گوڑی، نیو کوچ بہار، نیو علی پور دوار، کوکراجھار، نیو بونگائیں گاؤں، بارپیٹا روڈ اور رنگیا جنکشن سٹیشن۔

ریل مسافروں سے درخواست ہے کہ کسی بھی معلومات کیلئے ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ https://enquiry.indianrail.gov.in یا NTES App دیکھیں۔

اتر ریلوے
آپ کی سہولت۔ ہمارا نصب العین
www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں
پر ہمیں فالو کریں

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر 770-W/01/WA/JAT/2025- 50-2026-27- PTK-DRM-JAT(to be opened on 21-10-2026) بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے عنوان والی ٹینڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز ای۔ ٹینڈرز طلب کرتے ہیں اور یہ دستیاب ہیں جن کی آخری تاریخ 21-10-2026 کو 15.00 بجے تک ہے۔ بولی دہندگان اپنی اصل دستخط شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف مینویل آفرز کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والے ایسے کسی بی وقت آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔
ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی ای آر پی ایس (IREPS) پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ہے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
.1	50-2026-27 PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار علاقہ کے تحت جالندھر۔ پٹھانکوٹ سیکشن میں برج نمبر 188 کی اپ لائن کے پیئر نمبر 6،7 اور 10 سے 13 تک ڈاون لائن کے پیئر نمبر 2 اور 5 سے 13 کا تحفظ اور مضبوطی کرن کا کام۔	4,19,65,913.31	60دن	09ماہ

نوٹ: 1 ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولی پیش کرنے سے پہلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ (Corrigendum) کیلئے آئی آر ای پی ایس (IREPS) ویب سائٹ ضرور دیکھیں۔ 2۔ اگر ہندی اشتہار میں کوئی خامی پائی جاتی ہے تو انگریزی اشتہار جائز ہوگا۔
3379/26

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

کھلا ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ ٹی آر ڈی، اتر ریلوے، فیروز پور کیلئے اور بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے ای۔ ٹینڈرز آخری تاریخ 22-10-2026 کو 15.00 بجے تک طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل دستخط شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 22-10-2026 کو 15.00 بجے تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینویل آفر اس ٹینڈر کیلئے جائز نہیں ہے۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (Rs.)	ٹینڈر کی اختتام کی تاریخ اور وقت	بیعانہ کی رقم# (Rs.)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
804B۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں الگ الگ انجینئرنگ کاموں کے تحت TRD کا کام:(i)۔ ADEN/JUC کے دائرہ اختیار علاقہ میں JUC-BES سیکشن (JUC-SRX) کے بیچ) پر 433/27-28 Km پر موجود مینڈ۔ لیول کراسنگ (L-xing) نمبر S-63 کو ہٹا کر 5Mx5M سائز کا لمیٹڈ ہائٹ سب وے (LHS) چونک میسّنڈ سے بنانا (ii)۔ ADEN/LDH کے دائرہ اختیار علاقہ میں LDU-DUI سیکشن پر LC نمبر S-3 کے پاس 3.00 میٹر چوڑا، ڈھکا ہوا اور ہلکا ROB بنانا (iii)۔ ADEN/JUC کے دائرہ اختیار علاقہ میں JUC-NRO سیکشن پر بند لیول کراسنگ نمبر C-7 کی جگہ چونک میسّنڈ سے 5mx3.5m کا LHS بنانا۔ (iv)۔ SNL-ASR سیکشن پر 366/16-18 KM پر پیدل چلنے والوں کیلئے ریمپ کے ساتھ 3.00 میٹر چوڑا، ڈھکا ہوا FOB بنانا اور (V)۔ ADEN-II/FZR کے دائرہ اختیار علاقہ میں موجود الگ۔ الگ سٹیل گرڈر پلوں کو PSC سلیب والے پلوں سے بدلنا (جن کا سپین 12.20m اور 3.66m تک ہو)	1,38,14,862.91	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	2,76,300/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
805A۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں 20,000 سے زیادہ اور 50,000 سے کم TVU والے 55 غیر۔ انٹرلاکڈ لیول کراسنگ (LC) گیٹوں کو انٹرلاکنگ کے ساتھ جوڑنے / انٹرلاک کرنے سے متعلق TRD کام۔	1,71,01,327.68	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	3,42,000/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
807۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں موجودہ غیر۔ سٹینڈرڈ پورٹل بندوبست کو بدل کر سٹینڈرڈ پورٹل بندوبست کا انتظام کرنا۔	2,13,89,123.26	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	4,27,800/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
809۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن کے سائیڈ وال۔ امرتسر۔ جالندھر کینٹ۔ بھوگ پور سروال اور فیروز پور۔ بھٹنڈہ سیکشن پر UIOL، ٹرن آوٹ کراس۔ اوور اور آئسولیٹر سمیت سبھی جگہوں پر 160 Sq.mm G جمپر لگانے کا بندوبست۔	3,36,38,193.52	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	6,72,800/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
811۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں پلیٹ فارم ایریا میں ایریل ارتھ کنڈکٹر (AEC) کا بندوبست کرنا۔	2,03,79,347.00	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	4,07,600/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
812۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 2026-27	SSE/TRD/LNK اور SSE/TRD/NSS کے سیکشن میں لیول کراسنگ گیٹ پر گیٹ بوم بیریئر کو سیدھے OHE وائر پر گرنے سے بچانے کیلئے اضافی وائر لگانے اور OHE کی معتبریت بہتر بنانے کے دیگر کام۔	3,23,24,495.76	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	6,46,500/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
813۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 2026-27	SSE/TRD/TTO, SSE/TRD,FZR & SSE/TRD/FKA کے سیکشن میں لیول کراسنگ گیٹ پر گیٹ بوم بیریئر کو سیدھے OHE وائر پر گرنے سے بچانے کیلئے اضافی وائر لگانے اور OHE کی معتبریت بہتر بنانے کے دیگر کام۔	3,63,22,963.53	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	7,26,500/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in

کام کی اسی نوعیت مذکورہ 07 ٹینڈرز نمبر 804B, 805A, 807,809,811, 812 & 8113۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور 27-2026 کیلئے:
"50 ہرٹز، سنگل فیز، 25 کے وی اے سی او ایچ ای کا ڈیزائن، سپلائی، کنسٹرکشن ٹسٹنگ اور کمیشننگ۔"
(ریفرنس: Pr.CEE/NR کے لیٹر نمبر 181۔ الیکٹ/ ٹی آر ڈی/ 189/ پارٹ۔ II، مورخہ 29-07-2021 کا او ایچ ای کام کا نمبر شمار 1.1)

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (Rs.)	ٹینڈر کی اختتام کی تاریخ اور وقت	بیعانہ کی رقم# (Rs.)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
810۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں OHE کی معتبریت کو بہتر بنانے کیلئے پرانی ہو چکی PSI سازو سامان کو بدل کر نئی PSI سازو سامان کو لگانا۔	2,73,57,368.77	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	5,47,200/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in

کام کی اسی نوعیت مذکورہ ٹینڈر نمبر 810۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 27-2026 کیلئے: (i)۔ سب۔ سٹیشن میں 25kv یا اس سے زیادہ صلاحیت والے CT/PT/CB/BM جیسے سازو سامان کا ڈیزائن، سپلائی اور ایریکشن (یا دونوں) اور ٹسٹنگ اور کمیشننگ یا (ii) سب۔ سٹیشن میں 25kv یا اس سے زیادہ صلاحیت والا کوئی بھی الیکٹریکل موڈیفکیشن کا کام۔
(ریفرنس: Pr.CEE/NR کے لیٹر نمبر 181۔ الیکٹ/ ٹی آر ڈی/ 189 پارٹ۔ II مورخہ 29-07-2021 کا پی ایس سی کام کا نمبر شمار 3.5)

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (Rs.)	ٹینڈر کی اختتام کی تاریخ اور وقت	بیعانہ کی رقم# (Rs.)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
808۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں ٹریکشن سب۔ سٹیشن (TSS) پر پرانے ہو چکے سٹیٹک کنٹرول اور ریلے پینل کو بدل کر ڈیجیٹل ٹریکشن پاور ٹرانسفارمر کیلئے مذکورہ نیومریکل کنٹرول اور ریلے پینل (ریلے سمیت) لگانا۔	1,18,85,880.04	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	2,37,700/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in

کام کی اسی نوعیت مذکورہ ٹینڈر نمبر 808۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 27-2026 کیلئے: (i)۔ اہلیت کے معیارات کیلئے ریلوے بورڈ/ RDSO کے رہنما اصولوں کی تعمیل کی جانی چاہئے۔ یا (ii) ICE پروٹوکول پر مبنی سیریل کمیونیکیشن پورٹ کے ذریعہ SCADA سسٹم کے ساتھ نیومریکل ریلے کی انٹرفیسنگ۔
(ریفرنس: Pr.CEE/NR کے لیٹر نمبر 181-Elect/TRD/189/Pt.II، مورخہ 29-07-2021 کا پوائنٹ نمبر 2.8 اور 2.9)

3369/26
نمبر 804B,805A,807,809, 810, 811,812 & 813۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور 27-2026، مورخہ 24-09-2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی



روزنامہ
سرسید
روزنامہ صورت حال

بدھ وار ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۳۰ ستمبر ۲۰۲۶

نفرت کی سیاست اور معاشرے میں فتنہ وفساد

معاشرے اس وقت کمزور ہونا شروع ہوتے ہیں جب اختلاف رائے کو دشمنی، تنقید کو عناد اور ذاتی ناکامی کو دوسروں کے خلاف نفرت میں تبدیل کردیا جائے۔ نفرت بظاہر ایک فرد کے دل میں جنم لیتی ہے، مگر جب اسے مسلسل زبان، رویے اور طرزِ عمل کے ذریعے پھیلایا جائے تو اس کے اثرات پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جہاں معمولی اختلافات تنازعات، تنازعات باہمی دشمنی اور دشمنی فتنہ وفساد کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔

ہمارے معاشرے کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی ناکامیوں اور محرومیوں کا جائزہ لینے کے بجائے ان کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرانے لگتے ہیں۔ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے اور اصلاح کی کوشش کرنے کے بجائے دوسروں کی مخالفت کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیتا نہ صرف فرد کی ذہنی کیفیت اور سماجی رویے کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس کے گرد موجود لوگوں کے درمیان بھی بداعتمادی پیدا کرتا ہے۔

نفرت کی سیاست یا نفرت پر مبنی طرزِ عمل کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس میں اختلاف کو حل کرنے کے بجائے اسے زندہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ معمولی باتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا، لوگوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا، ایک دوسرے کے خلاف بدگمانیاں پھیلانا اور ہر معاملے کو ذاتی مفاد یا مخالفت کے تناظر میں دیکھنا معاشرتی رشتوں کو اندر سے کھوکھلا کردیتا ہے۔ جب اعتماد ختم ہونے لگتا ہے تو مضبوط سے مضبوط معاشرہ بھی انتشار کا شکار ہوسکتا ہے۔

یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ ناکامی انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی مشکلات، ناکامیوں اور مایوسیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اصل امتحان یہ ہے کہ انسان ان حالات میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔ باشعور انسان اپنی ناکامی سے سبق لیتا، اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیتا اور دوبارہ آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ منفی سوچ کا حامل شخص اپنی ناکامی کا ملبہ دوسروں پر ڈال کر انتقام، مخالفت اور نفرت کے راستے پر چل پڑتا ہے۔

اختلافِ رائے کسی بھی زندہ اور متحرک معاشرے کی علامت ہے۔ ہر شخص کا ایک ہی سوچنا ضروری نہیں، لیکن اختلاف کو تہذیب، دلیل اور مکالمے کے دائرے میں رکھنا ضروری ہے۔ جب اختلافِ رائے کو ذاتی دشمنی بنا دیا جائے تو معاشرے میں اصلاح کے بجائے کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس برداشت، گفت وشنید اور ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سننے کی صلاحیت اختلافات کو تصادم میں تبدیل ہونے سے روک سکتی ہے۔

آج ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اسی اجتماعی شعور کی ہے۔ سیاسی، سماجی، مذہبی یا ذاتی اختلافات اپنی جگہ، لیکن کسی بھی اختلاف کو معاشرتی امن اور باہمی احترام سے بڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ دوسروں کو نیچا دکھانے، بدنام کرنے یا نقصان پہنچانے سے نہ کسی فرد کی حقیقی کامیابی ثابت ہوتی ہے اور نہ معاشرہ آگے بڑھتا ہے۔ ترقی کا راستہ مقابلے میں دوسروں کو گرانے سے نہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے سے نکلتا ہے۔

اس سلسلے میں اہل علم، مذہبی رہنماؤں، سیاسی وسماجی کارکنوں، ذرائع ابلاغ اور معاشرے کے بااثر طبقات پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اختلاف کو اشتعال میں بدلنے کے بجائے مکالمے اور برداشت کو فروغ دیں۔ الفاظ معاشرے کی تعمیر بھی کرسکتے ہیں اور بگاڑ بھی۔ اس لیے زبان کے استعمال میں احتیاط اور اختلاف کے اظہار میں شائستگی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ہر فرد کو بھی اپنے اندر جھانکنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کے دل میں کسی دوسرے کے لیے نفرت، حسد یا انتقام کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے تو اسے یہ سوچنا چاہیے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ نفرت کا راستہ عموماً سکون نہیں دیتا؛ یہ پہلے دل کو بے چین کرتا ہے، پھر تعلقات کو متاثر کرتا ہے اور بالآخر معاشرتی ماحول کو کشیدہ بنا دیتا ہے۔

ہمیں ایسے معاشرے کی تشکیل کی ضرورت ہے جہاں اختلاف کے باوجود احترام باقی رہے، تنقید کے باوجود شائستگی قائم رہے اور شکایت کے باوجود مکالمے کے دروازے بند نہ ہوں۔ ذاتی رنجشوں کو اجتماعی مسائل بنانے اور معمولی اختلافات کو فتنہ وفساد میں تبدیل کرنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ نفرت کے بجائے برداشت، انتقام کے بجائے درگزر، الزام تراشی کے بجائے خود احتسابی اور تصادم کے بجائے مکالمے کو فروغ دیا جائے۔ کیونکہ نفرت کی آگ کسی ایک گھر، ایک فرد یا ایک گروہ تک محدود نہیں رہتی؛ جب یہ پھیلتی ہے تو پورا معاشرہ اس کی قیمت ادا کرتا ہے۔ معاشرے امن، اتحاد، باہمی احترام اور اعتماد سے مضبوط ہوتے ہیں، اور یہی وہ بنیادیں ہیں جن پر ایک بہتر اور پُرامن مستقبل تعمیر کیا جاسکتا ہے۔

پانچ ایسے وبائی امراض جنہوں نے تاریخ بدلنے میں مدد کی



کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے بعد دنیا بھر کے لاکھوں افراد اپنی زندگی بسر کرنے کے انداز کو ڈرامائی انداز میں بدل رہے ہیں۔ ان میں سے بہت ساری تبدیلیاں عارضی ہوں گی، لیکن تاریخ میں بیماریوں کے بڑے طویل مدتی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ خاندانوں کے زوال سے نوآبادیاتی نظام میں اضافے اور یہاں تک کہ آب وہوا میں بھی۔

یورپ میں بہت سارے لوگوں نے طاعون کے خاتمے کے لئے شدت سے دعا کی

1350 میں یورپ میں پھیلنے والے طاعون کا پیغام خوفناک تھا، جس نے آبادی کے تقریباً ایک تہائی حصے کو ختم کردیا۔ سمجھا جاتا ہے کہ بوبونک طاعون سے مرنے والے لوگوں کی بڑی تعداد کا تعلق کسان طبقے سے تھا، جس کے باعث زمینداروں کے لیے مزدوری کی قلت پیدا ہوگئی۔ اس سے زراعت کے شعبے میں کام کرنے والے مزدوروں میں سودے بازی کی طاقت زیادہ بڑھ گئی۔

کیا آپ اندازہ سوچ سکتے ہیں تو ٹوٹے یا پھر ملین رہ گئی ہے۔ ان میں سے بہت سی اموات نوآبادیاتی نظام کے علمبرداروں کی طرف سے متعارف کروائی جانے والی بیماریوں کی وجہ سے ہوئیں۔ سب سے بڑا قاتل چیچک تھا۔ دیگر مہلک بیماریوں میں خسرہ، انفلوئنزا، بوبونک طاعون، ملیریا، ڈپتھیریا، ٹائفس اور ہیضہ شامل تھے۔ لیکن ان خطے میں جانوں کو تباہ کن نقصان اور خوفناک انسانی مصائب کے علاوہ، پوری دنیا کو اس کے نتائج بھگتنا پڑے۔

بسا اوقات یہ ہم جو کی آمد کے بعد کروڑوں افراد ہلاک ہوئے

زندہ رہ جانے والے کم افراد کی تعداد کے باعث جیتی بازی کے لیے استعمال ہونے والی زمین کم ہوگئی اور جنگلات میں تبدیل ہونے لگی۔ فرانس یا کینیڈا جتنا بڑا خطہ جو کہ تقریباً پانچ لاکھ ساٹھ ہزار مربع کلومیٹر پر مشتمل تھا تبدیل ہوگیا۔ یوروپی اور درختوں کی اس زبردست نشوونما کے نتیجے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی سطح میں کمی واقع ہوئی اور اسی وجہ سے دنیا کے بڑے حصوں میں درجہ حرارت بھی گر گیا۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس کے ساتھ ہی بڑے آتش فشاں پھٹنے اور سخت سرگرمیوں میں کمی کی وجہ سے ایک ایسا عرصہ شروع ہوا جسے لٹل آئس ایج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں سے ایک یورپ تھا، جسے فصلوں میں شدید نقصان اور قحط کا سامنا کرنا پڑا۔

زرد بخار اور چیچک کی فرانس کے خلاف بغاوت کے سائنسدانوں کے مطابق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یورپی توسیع کے نتیجے میں اس خطے کی آبادی ایک سو سال میں صرف پانچ یا چھ ملین رہ گئی ہے۔ ان میں سے بہت سی اموات نوآبادیاتی نظام کے علمبرداروں کی طرف سے متعارف کروائی جانے والی بیماریوں کی وجہ سے ہوئیں۔ سب سے بڑا قاتل چیچک تھا۔ دیگر مہلک بیماریوں میں خسرہ، انفلوئنزا، بوبونک طاعون، ملیریا، ڈپتھیریا، ٹائفس اور ہیضہ شامل تھے۔ لیکن ان خطے میں جانوں کو تباہ کن نقصان اور خوفناک انسانی مصائب کے علاوہ، پوری دنیا کو اس کے نتائج بھگتنا پڑے۔

جب لوگوں کو کام کے لیے ملازمت پر رکھا نہ شکل ہو گیا تو کاروباری مالکان نے لوگوں کی ضرورت کو تبدیل کرنے کے لیے لیبر سیونگ ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری شروع کر دی۔ یہاں تک کہ یہ تجاویز بھی سامنے آئی ہیں کہ وبا پھیلنے کے بعد یوروپی سامراج کی حوصلہ افزائی بھی ہوئی۔ سمندری سفر اور مہم جوئی کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا تھا لیکن گھر میں طاعون کی وجہ سے موت کی شرح اس قدر بڑھ گئی کہ لوگ طویل سفر پر جانے کے لئے زیادہ رضا مند ہونے لگے۔ اور اس سے یورپی نوآبادیات کو وسعت دینے میں مدد ملی۔ لہٰذا، معیشت کو جدید بنانے، ٹیکنالوجی میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری اور غیر ملکی توسیع کی حوصلہ افزائی کرنا، سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ سب کے ساتھ ہی بڑے آتش فشاں پھٹنے اور سخت سرگرمیوں میں کمی کی وجہ سے ایک ایسا عرصہ شروع ہوا جسے لٹل آئس ایج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں سے ایک یورپ تھا، جسے فصلوں میں شدید نقصان اور قحط کا سامنا کرنا پڑا۔

زرد بخار اور چیچک کی بلائیں اور موسمیاتی تبدیلی

امریکہ کی 15 ویں صدی کے آخر میں نوآبادیات نے اتنے لوگوں کو ہلاک کیا جو شاید دنیا کی آب وہوا کو تبدیل کرنے کا باعث بنا ہو۔ برطانیہ میں یونیورسٹی کالج لندن

سورج ابھی سویت دور کی ان رہائشی عمارتوں سے بلند ہوا تھا کہ تیرا سپول شہر کے مرکزی چوراہے میں رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس لوگ اپنے بیوی بچوں سمیت جمع ہو چکے تھے۔ حیران کن طور پر تبصر کے مہینے میں یہ دن بڑا خوشگوار اور گرم تھا۔ لوگوں میں پائے جانے والے جوش وخروش سے لگتا تھا جیسے شاہی خاندان میں شادی کی کوئی تقریب منعقد ہو رہی ہو۔

مشرقی یورپ میں یوکرین اور مالڈوا کی سرحد کے ساتھ چار سو کلومیٹر طویل یہ قطع اراضی جو ٹرانزنسٹریا کہلایا جاتا ہے، وہاں ہر سال یوم آزادی بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔

ٹرانزنسٹریا جسے ماضی میں پرنڈسٹوی مولڈوین ریپبلک کہا جاتا تھا، اس کا سرکاری طور پر کوئی وجود نہیں ہے۔

اقوام متحدہ کے بھی کبھی رکن ملک کی طرف سے ابھی تک اسے تسلیم نہیں کیا گیا جب کہ اس نے سنہ 1990 میں سویت یونین کے بکھرنے سے ایک سال قبل آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔

ٹرانزنسٹریا حیران کن طور پر ایک خصوصی علاقہ ہے۔ مولڈوا کے دارالحکومت کیشنیو سے ستر کلومیٹر جنوب مشرق میں تیراسپول کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سویت یونین میں سی پھنس کر رہ گیا ہے۔

ٹرانزنسٹریا بروبلیٹ کی پارلیمان کی عمارت کے باہر لگے لینن کے پرشکوہ مجسمے سے لے کر شاہراہوں کے نام جو کہ لیونڈ ٹھیات پر رکھے گئے ہیں اور ملک کی اہم تاریخوں تک سویت دور کی یادگاریں ہر جگہ موجود ہیں۔

ٹرانزنسٹریا کی 29 ویں یوم آزادی کی تقریبات میں روایتی انداز کو بدلنے کی کوشش نہیں کی گئی اور وہی فوجی پریڈ اور سویت دور کی چیزیں میں اس کا معائنہ اس کی جھلکیوں میں شامل ہیں۔

اس کے بعد راک ✕ موسیقی کے امریکی گروپ سرواوز ✕ کے 1982 میں مشہور ہونے والے گانے آئی آف ٹائیگر ✕ کی دھن فوجی بینڈ نے بجانی شروع کی جس سے اس بات کا پہلا اشارہ ملا کہ عملاً مالڈوا کے حصہ ہونے کے باوجود اور روس کی مالی معاونت سے چلنے والا یہ چھوٹا سا خطہ دارالملک اپنے معاملات خود طے کرتا ہے۔

ایک سابق سرکاری اہلکار دیرا گلیچکو نے دوسری جنگ عظیم کے ایک عمر رسیدہ فوجی کو گاڑی میں بیٹھنے میں مدد دیتے ہوئے کہا کہ یہ احساس کہ ہماری آزادی کو تسلیم نہیں کیا جاتا ہمیں غمزدہ کر دیتا ہے لیکن ہم اپنے آپ کو آزاد تصور کرتے ہیں ✕

انھوں نے کہا کہ ہمارا ایمان آئین ہے، حکومت ہے، فوج ہے کرنسی ہے جی کہ پاسپورٹ بھی ہے ✕

ٹرانزنسٹریا کو تسلیم کرنے والے تین ملکوں ابخازیا، ناگورنو کاراباخ اور جنوبی اوسیشیا تک براہ راست پہنچ نہ ہونے کی وجہ سے یہ پاسپورٹ پانچ لاکھ شہریوں کے لیے عملاً بے کار ہیں۔

خاموش دیہات، سویت دور کے بند کارخانوں اور انگوروں کے باغات پر مشتمل اس چھوٹے سے خطے میں جو چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہے بسنے والے لوگوں کی اکثریت کے پاس دھمبرای اور چھمبری یوکرین، مولڈوا اور روس کی شہریت ہے۔

تیس سال قبل جب ٹرانزنسٹریا نے آزادی کا اعلان کیا تھا تیراسپول کی آبادی درحقیقت کم ہو کر ایک تہائی رہ گئی ہے اور لوگ بڑی تعداد میں سویت یونین کے لوٹنے کی وجہ سے معاشی زبوں حالی کی وجہ سے روزگار کی تلاش میں روس منتقل ہوگئی ہے۔

ان صدارتی جمہوریت میں اجڑتوں کے کم ہونے اور لوگوں معاشی حالات کی وجہ سے زندگی آسان نہیں ہے لیکن اس چھوٹے سے ملک میں کچھ کر جھجے ہے یہ ہی احساس ہوا کہ یہاں لوگ مجموعی طور پر اپنی زندگیوں سے مطمئن ہیں۔

آپ شاید اس میں دلچسپی محسوس کریں۔

ٹرانزنسٹریا یونیورسٹی ایک کمپنی کے مالک نے کہا ہمارے ہاں موسم اچھا ہے، سبزیاں اور پھل بہت اچھے ہیں اور اس کے علاوہ یہ روس امداد بھی میسر ہے ✕ یہ روسی امداد سے ان کا مطلب روس سے ملنے والی امداد ہے جس سے یہاں ہسپتال اور سکول تعمیر چلائے جاتے ہیں اور تو انائی فراہم کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ یہ ٹرانزنسٹریا لوگوں کو پنشن دی جاتی ہے۔

ٹرانزنسٹریا اپنے مادر وطن سے محبت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔ ٹرانزنسٹریا کے تین لسانی گروہوں کے لوگوں کی تعداد تقریباً برابر ہونے کی وجہ سے روسی یہاں کی بڑی زبان ہے۔ روسی جھنڈے سرکاری عمارتوں اور قومی دنوں پر ٹرانزنسٹریا کے جھنڈے کے ساتھ ساتھ لہرا تے ہیں اور فوج پریڈ میں روسی فوجی بھی حصہ لیتے ہیں۔ ٹرانزنسٹریا کا جھنڈا دنیا بھر کے ملکوں میں اب واحد جھنڈا ہے جس پر ہتھوڑے اور درانتی کا نشان ہے۔ تیراسپول سکول آف پولیٹکل سٹڈیز کے سربراہ ولاڑ ناتاولی دیروان کا کہنا ہے کہ ٹرانزنسٹریا کے لوگ اپنے آپ کو تاریخی طور پر روس کے ثقافتی ورثے کا حصہ سمجھتے ہیں۔

ٹرانزنسٹریا میں موجود پورے ہزار فوجی جو سب ملکی امن فوج کا حصہ ہے جسے آپریشنل گروپ آف ٹرسٹین فورسز کہا جاتا ہے مالڈوا اور مغربی حکام کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔

یوکرین کی سرحد سے صرف دو کلو میٹر کے فاصلے پر سویت یونین کے دور سے یہاں یورپ کا سب سے بڑا اسلحہ ڈپو قائم ہے جس کی وجہ سے روس اقوام متحدہ کی طرف سے یوکرین سے فوجیں نکالنے کی متعدد اپیلوں کے باوجود اسے نظر انداز کیے ہوئے ہے۔

ٹرانزنسٹریا کی باسلوفوا حکومت آپریشنل گروپ آف ٹرسٹین فورسز (او جی آر ایف) کو خطے میں استحکام کے لیے ایک اہم

ٹرانزنسٹریا: وہ ملک جسے کوئی تسلیم نہیں کرتا

عنصر تصور کرتے ہیں۔

ٹرانزنسٹریا کا آزادی کا سفر کیوں اتنا کٹھن ہے اس کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔

1980 کی دہائی میں مالڈون سویت سوشلسٹ ریپبلک میں بڑھتے ہوئے قوم پرستانہ جذبات نے ٹرانزنسٹریا میں روسی بولنے والی اقلیت میں تشویش پیدا کردی۔ روسی زبان پر پابندی عائد کرنے کا اقدام سے ٹرانزنسٹریا کے شہریوں کو اپنی ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے آزادی کا اعلان کرنے پر مجبور کردیا اور دو ستمبر 1990 کو پرنڈسٹوی مولڈوین آف سویت سوشلسٹ ریپبلک کے قیام کا اعلان کردیا۔

اس وقت بکھرتے ہوئے سویت یونین کو یکجا رکھنے کی کوشش میں لگے سویت یونین کے صدر میخائل گورباچوف نے اس نئے ریپبلک کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ جس کے بعد 1991 میں مالڈوا اپنے آزادی کا اعلان کردیا جس میں ٹرانزنسٹریا بھی شامل تھا۔ اس کے پیدا ہونے والے کشیدگی کے باعث پانچ 1882 میں دونوں کے درمیان مسلح تصادم بھی ہوا اور چند ماہ بعد جب جولائی میں جنگ بندی کا اعلان کیا گیا اس وقت تک کم از کم ایک ہزار افراد جنگ کا ایندھن بن چکے تھے۔ اس وقت سے اب تک ٹرانزنسٹریا میں امن قائم ہے۔ اس کا آپ کو سفری ہدایات اور خبروں سے پتا چلتا ہے۔ دونوں کا کہنا ہے کہ خطے میں کشیدہ صورت حال کی خبریں لاتے میں عدم استحکام کے بارے میں پائے جانے والی افواہوں کی وجہ بنتی ہیں۔ تیراسپول میں سب جانتے ہیں کہ یہاں تناسکون ہے۔ روس اور یورپ کے درمیان مالڈوا کے لیے جو رسہ کشی جاری ہے اس سے پیدا ہونے والی کشیدہ صورت حال سے کوئی انکار نہیں کرسکتا لیکن تیراسپول میں سکون ہونا کوئی ایسی غلط بات بھی نہیں ہے۔ اس سنسان شہر میں گھومتے ہوئے سوائے اس کے مجھے اجنبیت کا احساس ہوا اس کے علاوہ مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی دوسرے یورپی شہر میں گھومتے ہوئے میں نے اپنے آپ کو اتنا محفوظ سمجھا ہو۔ تناؤ میں گھرے رہنے کی بھی خطے میں بڑے بھیم سے بچنے کی کوشش کروں گی لیکن یوم آزادی کی تقریب کے لیے جمع لوگوں میں ایک برادرانہ جذبہ تھا۔

جشن آزادی کی یہ تقریبات سہ سبز چھتیں اکتوبر سٹریٹ اور گہرے نیلے رنگ کے دریا سترکے درمیان منعقد ہوئیں۔ یہ دریا مولدوا کے ساتھ سرحد بھی ہے۔

شام کے سائے جب گہرے ہونے لگے اور شہر کے چرچ کا سنہری گنبد سورج کی کرن سے چمکنے لگا مقام گلوکاروں کے گروپ اس خصوصی موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرنے لگے جس اس دن کی مناسبت سے صدارتی خطاب کے لیے لگایا گیا تھا۔

اس امید کے ساتھ کے یہ جشن رات کو نو بجے ہونے والے آتش بازی کے مظاہرے کے بعد بھی چلتا رہے گا جب میں ایک ریستوران سے تھکے تو شہر پر خاموشی طاری تھی اور مرکزی شاہراہ پر سویت دور کی ایک ٹرام کے چلنے کی آواز کے علاوہ کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ سیاحوں کی دلچسپی کے بہت کم مقامات ہونے سیاحت کا کوئی ڈھانچہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹرانزنسٹریا میں اندازاً ہر سال بیس ہزار افراد مالڈوا سے دن دن کی سیر کے لیے آتے ہیں۔ مالڈوا کے دارالحکومت سے تیراسپول تک بس کے ذریعے لوگ آتے ہیں اور اکیس ٹرانزنسٹریا کی سرحد پر ویزا مل جاتا ہے۔ ایک دن سے زیادہ قیام کی صورت میں ہوٹل کی جنگ پیش کرنا لازمی ہے۔ اس ملک میں روسی زبان نہ بولنے والوں کے لیے گھومنا آسان نہیں ہے لیکن یہاں پندرہ دن صدی کا ایک قطعہ ہے جس کو جزوی طور پر بحال کیا گیا ہے اور انیسویں صدی کی ایک مونسٹری کے علاوہ شہر میں جا جابنے جانے والی سویت دور کی یادگاروں میں کوئی کمی نہیں ہے۔ یہ دریا کے کنارے کے اقتدار کے خاتمے کی وجہ بنی۔

سال قبل شروع ہوا تھا۔ اظہار سو چوراسی سے اظہار سو پچاسی میں برلن میں منعقدہ ایک کانفرنس میں برطانیہ فرانس، جرمنی، پرتگال، بیلجیم اور نیدرلینڈ سمیت یورپ کے 14 ممالک نے افریقی علاقے پر اپنے دعووں پر بات چیت کی، جس کو باقاعدہ شکل دے کر نقشہ سازی کردی گئی۔ براعظم پر اس کا اثر زلزلہ خیز تھا۔

1870 کی دہائی میں افریقہ کا صرف دس فیصد حصہ یورپی کنٹرول میں تھا، لیکن 1900 تک یہ بڑھ کر نوے فیصد ہو چکا تھا۔ اور اس اراضی پر قبضہ ریپڈ ریپٹ چھپنے کی وجہ سے افراتفری کی مدد سے ہوا۔ اٹلی نے 1890 کی دہائی کے اوائل میں ارٹیریا کا رخ کیا۔ اقوام متحدہ کی افریقہ کی ایک تاریخ بیان کرتی ہے کہ کس طرح نوآبادیاتی نظام اس علاقے میں آیا جہاں پہلے ہی معاشی بحران تھا۔

ریڈ ریپٹ نے مویشیوں کا ایک بہت بڑا حصہ ہلاک کردیا

منگ خاندان نے تقریباً تین صدیوں تک چین پر حکومت کی۔ اس دوران اس نے مشرقی ایشیا کے ایک وسیع حصے پر بہت بڑا ثقافتی اور سیاسی اثر ورسوخ قائم کیا۔ لیکن طاعون کی وبا کی وجہ سے یہ سب کچھ تباہ کن انجام تک پہنچا۔ 1641 میں ایک وبائی بیماری جس نے کچھ علاقوں میں تیس سے چالیس فیصد کے درمیان آبادی ہلاک ہوگئی۔ طاعون اس وقت پھیلا جب خشک سالی اور ٹڈی دل کا حملہ سامنا تھا۔

دیوار چین کا بیشتر حصہ منگ خاندان کے دور اقتدار میں تعمیر کیا گیا ہوا

کھیتوں میں فصلیں تباہ ہوگئیں، اور لوگوں کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا، کیا جاتا ہے کہ لوگوں نے وبا سے مرنے والے افراد کی لاشوں کو کھانا شروع کردیا تھا۔ یہ بحران شاید بوبونک طاعون اور ملیریا کے اشتراک کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ شال سے آنے والے حملہ آور اپنے ساتھ لائے ہوں، جو بال آخر عظیم منگ خاندان کو ختم کرنے کا سبب بنی۔

ڈاکوؤں کے حملوں کے بعد منگ راج کی طرف سے منچوریا کی جانب سے منظم یلغار ہوئی جس نے بعد میں منگ خاندان کی جگہ لے لی، اور اپنی وہ سلطنت قائم کرلی جو صدیوں تک جاری رہی۔ اس وقت کی منگ قیادت میں بہت سے ایسے معاملات تھے جن میں بدنظمی اور قدرتی شامل تھا لیکن یہ ہلاک بیماری ان کے اقتدار کے خاتمے کی وجہ بنی۔

ریڈ ریپٹ نے مویشیوں کا ایک بہت بڑا حصہ ہلاک کردیا

جانوروں کو طاعون اور افریقہ میں تو آبادیاتی توسیع

ریڈ ریپٹ نے مویشیوں کا ایک بہت بڑا حصہ ہلاک کردیا

جانوروں کو طاعون اور افریقہ میں پایا جانے والا

افریقہ میں پایا جانے والا جانوروں کا طاعون اور افریقہ میں تو آبادیاتی توسیع

ریڈ ریپٹ نے مویشیوں کا ایک بہت بڑا حصہ ہلاک کردیا

جانوروں کو طاعون کی وبا پھوٹنے سے چند

زرد بخار اور غلاموں کی بغاوتوں کے نتیجے میں ہیٹی میں فرانسیسی حکمرانی کا خاتمہ ہوا

ہیٹی میں پھیلنے والی وبا سے فرانس کو شمالی امریکہ سے باہر نکالنے میں مدد ملی، اور اس کے نتیجے میں امریکہ کے سائز اور طاقت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ 1801 میں یورپی سامراجی طاقتوں کے خلاف غلاموں کی طرف سے ہونے والی بغاوت کی تحریک کے بعد ٹوسیاں لوورتیسے یونے فرانس کے تعاون سے اپنی حکومت قائم کی۔ بعد ازاں فرانسیسی لیڈر نپولین بوناپارٹ نے اسے زمینی لبھر کے لئے کنٹرول حاصل کرنے اور اسے دبانے کی غرض سے ہزاروں فوجی بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ میدان جنگ میں، مرد، زن اور بچہ کا فی حد تک کامیاب رہے۔

اگرچہ زرد بخار کا اثر تباہ کن تھا، اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً پچاس ہزار فوجی، افسر یا ڈاکٹر اور ملاح ہلاک ہوگئے تھے اور صرف تین ہزار مرد زندہ فرانس لوٹے تھے۔ افریقہ سے پھوٹنے والی اس وبا کا مقابلہ کرنے کے لیے یورپی افواج میں کوئی قدرتی مدافعت موجود نہیں تھی۔ اپنی فوجوں کی شکست اور پھر کچھ دیگر کریول نے یہ صرف ہیٹی بلکہ شمالی امریکہ میں فرانس کے نوآبادیاتی عزائم کو بھی ترک کردیا تھا۔

ان کی افواج کے ہیٹی بغاوت کو کچلنے کے ناکام مشن کے آغاز کے صرف دو سال بعد، فرانس کے زیر تسلط 2.1 ملین مربع کلومیٹر اراضی امریکی حکومت کو بیچ ڈالی، جسے لوویزیانا پرچیز کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس فروخت کے بعد ملک کا سائز دوگنا بڑھ گیا

بحیرہ ہند میں سمندری حیاتیات کے ماہرین کی ڈوبتے جزیرے کو بچانے کی کوشش

انڈیا اور سری لنکا کے درمیان کھلے سمندر میں زمین کی ایک چھوٹی سی پٹی وان جزیرہ کہلاتی ہے جس کے اردگرد نیلگوں نیلے پانیوں پر مینگروز ماہی گیروں کی کشتیاں مسلسل تیرتی رہتی ہیں۔ اس جزیرے پر یہ ایک انتہائی محفوظ اور نازک خطہ، گلف آف منار بائیوسفیئر ریزرو کی شروعات ہوتی ہے۔

ان پانیوں میں انڈیا کی سب سے زیادہ حیاتیاتی تنوع رکھنے والی اور طرح طرح کی ساحلی پٹیاں ہیں۔ یہاں انڈیا میں پائی جانی والی مچھلی کی 2200 اقسام کا 23 فیصد، کیکڑے کی 106 اقسام اور گھونگھوں کی 400 سے زیادہ اقسام کے ساتھ ساتھ انڈو پیسیفک کی پوری نوز ڈولفن، فلیس پورپوز اور ہمپ بیک وہیل بھی شامل ہیں۔

تقریباً ڈیڑھ لاکھ ماہی گیر اپنے روزگار کے لیے اسی سمندری ذخیرے پر انحصار کرتے ہیں۔ اور وان جزیرہ اس دنیا کا دروازہ ہے۔ اس جزیرے پر مرکزی ساحل سے سختی کے ذریعے آدھے گھنٹے کی مسافت اور 47 دیہات تک باآسانی رسائی ممکن ہے جو اس بڑی آبادی والے ساحل کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

جزیرہ وان ماہی گیروں کے لیے طوفانوں سے بچاؤ اور محققین کے لیے ہمیشہ ایک مقبول مرکز رہا ہے۔ لیکن گزشتہ 50 برسوں سے یہ تیزی سے سکڑ رہا ہے۔

سنہ 1986 میں جب ایشیا میں اپنی نوعیت کے پہلے ایسے محفوظ آبی علاقے تشکیل دیے گئے تو منار بائیو ریزرو کا قیام بحیرہ مانار کا 21 جزیروں کو تحفظ دیا گیا تھا تو اس خطے میں اس طرح کے 21 جزیروں کو تحفظ دیا گیا تھا۔

اب یہاں صرف 19 ہی ہیں۔ دو جزیرے ڈوب چکے ہیں اور وان دو ٹکڑا جزیرہ ہے جس کو ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہے۔ سنہ 1973 میں وان 26.5 ہیکٹر (65 ایکڑ) پر مشتمل تھا، جو سنہ 2016 میں سکڑ کر صرف 4.1 ہیکٹر (10 ایکڑ) رہ گیا تھا۔

اس وقت کٹاؤ اتنا زیادہ تھا کہ محققین کا اندازہ تھا کہ یہ 2022 تک مکمل طور پر سمندر برد ہو جائے گا۔

وان جیسے چھوٹے مگر ماحولیاتی نعمتوں سے مالا مال جزیروں کے ختم ہونے کی وجوہات، یہاں ماہی گیری کے ناپائیدار طریقے، موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث سمندری بڑھتی ہوئی سطح اور بڑی تعداد میں مرجان کی کانوں کی ہیں، جن پر اب اس علاقے میں پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

جزیروں تک پہنچنے والی لہروں کو روکنے کے لیے مصنوعی چٹانیں بنائی گئیں اور وہ کارگر تھیں لیکن وان اور اس کے ہمسایہ جزائر کو طویل مدتی مستقبل دینے کے لیے پورے ماحول کو ہی تحفظ کیے جانے کی ضرورت ہے۔

جنوبی انڈیا کے قریبی ساحلی شہر تھوتھوکوڑی میں سوگاتھی دیوداسن میرین ریسرچ انسٹیٹیوٹ (ایس ڈی ایم آر آئی) کے سمندری حیاتیات کے ماہر گلبرٹ منتھیوز نے جزیرے کے ماحولیاتی نظام کو بچانے کے لیے ایک سادہ سے سمندری پودے سی گراس یعنی سمندری گھاس کا سہارا لیا ہے۔

اکثر سمندری کائی کو غلطی سے سی گراس سمجھا جاتا ہے۔ سی گراس (سمندری گھاس) سمندر میں اگنے والے ایسے پودے ہوتے ہیں جو زیر آب اچھی طرح سے جڑوں، تنوں اور پتوں کے ساتھ اگتے ہیں۔ وہ پھول، پھل اور بیج پیدا کرتے ہیں اور سمندری ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

گلبرٹ منتھیوز کا کہنا ہے کہ مرجان کی طرح یہ سمندری گھاس بہت سے سمندری جانوروں جیسے سمندری گھوڑے اور چھوٹی مچھلیوں کو رہائش فراہم کرتی ہے، جو سال بھر سمندری گھاس میں پائے جاتے ہیں۔

سمندری گھاس نوجوان مچھلیوں اور غیر فقاری جانداروں کو اپنے آپ کو چھپانے کے لیے صحیح ماحول مہیا کرتی ہے، جبکہ کھلیل شدہ کاربن ذخائر آکسیجن کو جذب کرتا ہے اور آکسیجن اور غذائیت سے بھرپور ماحول پیدا کرتا ہے۔

اپنی پختہ پہچان کے باوجود سائنسی کی صلاحیت کے ساتھ سمندری گھاس قدرتی فلٹر کے طور پر بھی کام کرتی ہے، پانی کو صاف کرتی ہے اور کٹاؤ کی رفتار سست کرتی ہے۔

گلبرٹ منتھیوز نے سب سے پہلے سنہ 2008 میں وان جزیرے کے اطراف میں سمندری گھاس کا سروے کیا تھا۔ وہ ایک مہینے میں دو بار آٹھ گھنٹے تک زیر آب غوطہ لگاتے۔ انھوں نے ہاتھ کے ساتھ سمندری گھاس کے بہت سے گچھوں کو اپنے آس پاس تیرتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ جزیرے برصغیر میں سمندری گھاس کے سب سے ہرے بھرے باغات رکھتے تھے لیکن اب یہ باغات بکھر رہے تھے۔

یہ ٹہنیاں ماہی گیروں کی جانب سے ٹرالر کشتیاں چلانے کی وجہ سے ٹوٹی تھیں جو کم گہرے پانی میں دو یا دو سے زیادہ جال باندھتے ہیں۔ کم گہرے پانی میں مچھلی پکڑنا اور سمندری گھاس کو خراب کرنا انڈیا میں غیر قانونی ہے، لیکن نگرانی کے ناقص نظام کی وجہ سے اس قانون پر شاذ و نادر ہی عمل درآمد ہوتا ہے۔

ٹرالر کشتیاں مچھلیوں اور خول دار آبی حیات کے شکار کے ساتھ ساتھ سمندری گھاس کی ہری ٹہنیوں کو بھی سمندر سے نکال لیتی تھیں جنھیں بعد میں ساحل کے ساتھی ماہی ڈیروں کی انواع میں پھینک دیا جاتا۔

سمندری گھاس کو تباہ کر کے ٹرالر چلانے والے ماہی گیر ناواقفیت طور پر اس ماحولیاتی نظام کو برباد کر رہے تھے جس پر ان کا انحصار تھا۔ ان پانیوں میں سمندری گھاس کی کمی جو اس ماحولیاتی نظام کی بنیاد ہے، کے بغیر مچھلیوں کا ذخیرہ کم ہو گیا تھا۔



2011 سے 2016 کے درمیان کی گئی تحقیق میں گلبرٹ منتھیوز نے پایا کہ صحیح پالک میں جہاں بحر ہند کا پانی بہتا ہے، وہاں 45 مربع کلومیٹر سمندری گھاس کو نقصان پہنچا تھا۔ خلیج منار میں 24 مربع کلومیٹر سمندری گھاس تباہ ہو چکی تھی۔

ان کا کہنا تھا کہ ہمارا خیال تھا کہ ان پانیوں میں سمندری گھاس کو بحال کرنے سے ہم جزیرے کو مضبوط بنا سکتے ہیں اور ممکنہ طور پر اس کو بچا سکتے ہیں اور دوسروں کو سمندر برد ہونے سے روک سکتے ہیں۔

منتھیوز جانتے تھے کہ سمندری گھاس کو بحال کرنا ایک چیلنج ہوگا۔ آسٹریلیا کی یونیورسٹی آف ایڈیلیڈ کی ماہر سمندری حیاتیات مشیل ویکاٹ کی سربراہی میں 215 مطالعوں کے عالمی جائزے سے پتا چلا کہ پوری دنیا میں سمندری گھاس تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔

سنہ 1980 کے بعد سے ہر سال 110 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے ان سمندری گھاس کے میدان جو انڈیا میں تیز چندی گڑھ کے رقبے کے برابر ہیں، ہر برس ختم ہو رہے ہیں۔ سنہ 1879 میں جب سے ریکارڈ مرتب کرنے شروع کیے گئے ہیں، تب سے اب تک مجموعی طور پر دنیا سے 29 فیصد سمندری گھاس ختم ہو چکی ہے۔

لیکن اگر وان جزیرے کے آس پاس سمندری گھاس کو دوبارہ پیدا کیا جا سکتا ہے تو وہ کاربن جذب کرنے کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں۔

ایس ڈی ایم آر آئی کے ڈائریکٹر ایڈورڈ جے کے پیئرسن کہتے ہیں کہ 'سمندری گھاس کی بوائی اور بحالی سے دنیا کے اس نازک حصے میں موسمیاتی تبدیلیوں کو کم کرنے اور تحفظ فراہم کرنے کا ایک حل ہے جو اگر طوفانوں اور تیز ہواؤں کی زد میں آ رہا ہے۔'

پہلے محققین نے سمندری ریتیلی سطح سے سمندری گھاس کے گچھوں کو برداشت کھینچنے اور انھیں ایسی جگہوں پر منتقل کرنے کی کوشش کی جہاں سے یہ گھاس بری طرح ختم ہو چکی تھی۔ لیکن اس سے فائدہ نہیں ہوا کیونکہ ٹرالر کشتیوں نے ان کی محنت کو خراب کرتے ہوئے سمندری گھاس کو وہاں سے بھی اکھاڑ لیا۔

یہ بات واضح تھی کہ ہمیں کوئی دوسرا راستہ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم دنیا کے دوسرے حصوں میں استعمال ہونے والی بحالی کی اکثر تکنیکیں مہنگی اور زیادہ وقت طلب تھیں اس لیے یہ کوئی قابل عمل نہیں تھا۔

مثال کے طور پر، سمندری گھاس کو اگانے کا ایک معروف طریقہ اس کے بیجوں کو پھیلانا اور ان کی بوائی تھی لیکن یہ قابل عمل نہیں تھا کیونکہ ان کی کیاریوں کو سمندر کے اندر کھودنا اور ہر ایک بیج کو ہاتھ سے لگایا جاتا تھا۔

منتھیوز اور ان کے ساتھیوں نے اگلے آٹھ برس سمندری گھاس کو بچانے کے لیے ایک بہتر طریقے پر کام کرنے کی کوشش میں گزارے۔ دریں اثنا جزیرے کا کٹاؤ جاری رہا اور سنہ 2013 میں وان جزیرہ سمندر کے آگے بڑھنے کی وجہ سے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ سنہ 2016 میں خلیج منار نے مرجان کی بدترین تباہی دیکھی جس میں اس کے 16 فیصد مرجان کے پودے ختم ہو گئے۔

مرجان اور سمندری گھاس کی بحالی جڑواں منصوبے تھے، کیونکہ مرجان اور سمندری گھاس دونوں تیز لہروں کی راہ میں قدرتی رکاوٹ فراہم کرتے ہیں اور زمین کے کٹاؤ کو کم کرتے ہیں۔

ایس ڈی ایم آر آئی کے سائنس دانوں نے تب تک سمندری گھاس کی پیوندکاری کی بہتر تکنیک میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ نرم مرجانوں کی ماہر محقق مہالشمی یوپاتھی نے اس نئے طریقہ کار کو آزمانے کے لیے سنہ 2016 میں اپنی غوطہ خور ساتھی سائمن ایراسمی اشوک جو خود بھی مرجان کے انتظ کی ماہر ہیں کے ساتھ ہم ماہ یہ سمندری گھاس کی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے ماحولیاتی عوامل کو ماپتی جس میں پانی کا درجہ حرارت، نمکیات، تیزابیت، پانی میں ارتعاش، مٹی کا حجم اور آکسیجن کی سطح شامل ہیں۔

پانچویں ماہ تک نمو کا مایاں کے آثار نظر آنے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جزیرے کی سمندری گھاس واپس آ رہی ہے۔ ان بلاسٹک کے فریمز نے ان پودوں کو جڑ پکڑنے کے لیے درکار اضافی استحکام دیا۔

یوپاتھی کہتی ہیں کہ ہم ان علاقوں میں حیاتیاتی تنوع میں اضافے واضح طور پر دیکھ سکتے تھے۔ یہاں پر نرم نے فش، گھونگھوں، گھوڑا مچھلی اور سمندری گھوڑے بھی دیکھے۔ ان کے علاوہ جن سمندری گھاس کے باغات سے پودے لیے گئے تھے، انھوں نے بھی اپنی کی واپس پورا کر لیا اور پہلے سے بھی زیادہ گھنے ہو گئے۔

مگر جب مچھلیاں اور دیگر سمندری حیات واپس آنے لگی تو اس کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی واپس آ گئے۔ ہائبرڈوں کے جالوں سے تازہ تازہ لگائی گئی سمندری گھاس بھی پھٹنے لگی۔ نیم ہوا لگائی اور کھینچ کے لیے گئے تنوں کو واپس ان کی جگہ پر لگائی۔ اپریل اور مئی کے دوران خراب موسم کی وجہ سے ان کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوئی مگر مانی آٹھ ماہ جب سمندر پرسکون ہوتا تو بحالی کے پراجیکٹ میں تیز رفتاری کے ساتھ پیش رفت جاری رہتی۔

ٹرالروں کے خلاف دوڑ کا مطلب ہوتا کہ طویل عرصے تک پانی کے نیچے رہنا اور سخت پر جلدی جلدی کھانا کھانا۔ یوپاتھی کو ایک موقع یاد ہے جب اور اشوک نے انھیں سمندری پانی سے اچھی طرح دھویا تا کہ ان پر سے مٹی صاف ہو جائے۔ ابتدائی ناکام کوششوں سے معلوم ہوا کہ انھیں اضافی مٹی کے ساتھ کے ساتھ دوبارہ لگانے سے سورج کی روشنی رک جاتی تھی جس سے پودوں کی نشوونما رک جاتی۔

اس کے بعد ٹیم نے ان تھیلوں کو ان کشتیوں میں ڈالا جہاں دیگر ٹیم ارکان سمندری پانی سے بھرے کنٹینرز کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ ان کنٹینرز میں ڈیوکر سمندری گھاس کو پھر ایک گھنٹے کے اندر اندر ٹرانسپلانٹ کی جگہوں تک لے جایا جاتا اور نہ یہ پودے مرجاتے۔

جب یہ اپنے ہدف، یعنی سابقہ باغوں کی نجر باقیات پر پہنچتے تو ان کے تنوں کو ایک مربع میٹر (11 مربع فٹ) کے ایک پلاسٹک کے فریم (کوارڈیٹ) سے جوٹ کے دھاگوں سے باندھ دیا جاتا جس میں خانے بنے ہوتے۔ جوٹ کی چھ رسیاں ان خانوں سے تقریباً 120 تنوں کو باندھ سکتیں۔

جڑوں کو ویسے ہی چھوڑ دیا پڑتا تا کہ جب ٹرانسپلانٹ کیا جائے تو وہ زمین میں اپنی جگہ بنا لیں۔ موسم کے مطابق ٹیم روزانے 80 کوارڈیٹ لگا دیتی جس میں ہر کی میں تنے جڑے ہوتے۔ اگر یہ تمام خوش قسمت ہوتے تو یہ وان جزیرے کو آپس میں جوڑے رکھتے۔

اشوک کہتی ہیں کہ جڑوں کو زیر آب کھڑا پانی اور گرداگرد لوہے میں اپنی جگہ بنانے میں دو سے تین ماہ لگے۔ جب انھوں نے جگہ بنالی تو وہ واپس غوطہ لگا کر جاتے اور پلاسٹک کے ان خانوں کو باہر نکال لیتے۔

انھوں نے بحال ہو چکے مقامات کا فزیکی معائنہ کیا تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ سمندری گھاس اپنی جگہ بنا رہی ہے یا نہیں۔ ہر ماہ ہم سمندری گھاس کی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے ماحولیاتی عوامل کو ماپتی جس میں پانی کا درجہ حرارت، نمکیات، تیزابیت، پانی میں ارتعاش، مٹی کا حجم اور آکسیجن کی سطح شامل ہیں۔

پانچویں ماہ تک نمو کا مایابی کے آثار نظر آنے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جزیرے کی سمندری گھاس واپس آ رہی ہے۔ ان بلاسٹک کے فریمز نے ان پودوں کو جڑ پکڑنے کے لیے درکار اضافی استحکام دیا۔

یوپاتھی کہتی ہیں کہ ہم ان علاقوں میں حیاتیاتی تنوع میں اضافے واضح طور پر دیکھ سکتے تھے۔ یہاں پر نرم نے فش، گھونگھوں، گھوڑا مچھلی اور سمندری گھوڑے بھی دیکھے۔ ان کے علاوہ جن سمندری گھاس کے باغات سے پودے لیے گئے تھے، انھوں نے بھی اپنی کی واپس پورا کر لیا اور پہلے سے بھی زیادہ گھنے ہو گئے۔

مگر جب مچھلیاں اور دیگر سمندری حیات واپس آنے لگی تو اس کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی واپس آ گئے۔ ہائبرڈوں کے جالوں سے تازہ تازہ لگائی گئی سمندری گھاس بھی پھٹنے لگی۔ نیم ہوا لگائی اور کھینچ کے لیے گئے تنوں کو واپس ان کی جگہ پر لگائی۔ اپریل اور مئی کے دوران خراب موسم کی وجہ سے ان کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوئی مگر مانی آٹھ ماہ جب سمندر پرسکون ہوتا تو بحالی کے پراجیکٹ میں تیز رفتاری کے ساتھ پیش رفت جاری رہتی۔

ٹرالروں کے خلاف دوڑ کا مطلب ہوتا کہ طویل عرصے تک پانی کے نیچے رہنا اور سخت پر جلدی جلدی کھانا کھانا۔ یوپاتھی کو ایک موقع یاد ہے جب ایک مرتبہ انھوں نے غلطی لگ جانے کے باوجود غوطہ لگایا تھا جس سے ان کے ناک سے خون آنا شروع ہو گیا تھا۔ اشوک کو یاد ہے کہ مرجان کی چٹانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے انھیں خراشیں لگ گئیں تھیں۔ مگر سمندری گھاس کو واپس اگتے ہوئے دیکھنا ان سب پریشانیوں کو دور کر دیتا۔ یوپاتھی کہتی ہیں کہ ماحول کو واپس بحال ہوتے اور تنوع میں اضافہ دیکھنا ہی ہمارے لیے کسی انعام سے کم نہ تھا۔

وان جزیرے کے کٹاؤ کو روکنے کے علاوہ اب اور وہ بھی کچھ ہی جس کی وجہ سے یہ محققین اتنی لگن سے اپنے کام میں مصروف رہے۔ سمندری گھاس کے باغات کا ختم ہونا زمین پر بنیادی طور پر کٹاؤ کے طرح ہوتا ہے اور اس سے ایک تباہ کن سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ سمندری گھاس درجہ حرارت میں تبدیلی کے حوالے سے بہت حساس ہوتی ہے۔

انڈین شیر پوننے کے انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹروپیکل میٹرولوجی میں موسمیاتی تبدیلی کی ماہر روکسی میتھیو کول کہتی ہیں کہ حالیہ چند دہائیوں میں سمندروں کے درجہ حرارت میں تیزی سے اضافہ نے کاربن ذخیرہ کرنے والے سمندری گھاس کے باغات کو سکیڑ کر رکھ دیا ہے جس کے نتیجے میں عالمی حدت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس سب کی وجہ سے بویا تھی، اشوک اور ان کے ساتھیوں کی کوششیں اور بھی زیادہ بروقت قرار پاتی ہیں۔ روکسی کول کہتی ہیں کہ شیر ہند کے ساحلوں کے ساتھ سمندری گھاس کے باغات کی بحالی ماحول کی مدد سے ممکن ہے۔ یہی طریقہ ساحل کے ساتھ دیگر اقسام کے ماحول کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے کاربن کے اخراج میں کمی اور جس حد تک ممکن ہو موسمیاتی تبدیلی کے رجحان کو پلٹنے کی قومی کوششوں میں مدد ملے گی۔

اب تک صحیح منار میں تباہ شدہ سمندری گھاس کے نو ایکڑ پر محیط رقبے کو بحال کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وان جزیرے اور دیگر تیزی سے گھٹ رہے علاقوں مثلاً جزیرہ کووہاری، جزیرہ کریاچلی اور وانگو چالی میں کامیاب ٹرانسپلانٹ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ صحیح پالک میں بھی جزیروں کے گرد دو مزید ایکڑ بحال کیے گئے ہیں۔ محققین کو امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ سمندری گھاس خطرے کے شکار جانوروں مثلاً بحری گائے کو بھی یہاں متوجہ کرے گی۔

طویل مدتی حل سمندری گھاس کو خراب کرنے کے بارے میں انڈین قوانین کا نفاذ ہوگا۔ سنہ 2019 میں سمندر میں مچھلی کے شکار کو منضبط کرنے کا بل تجویز کیا گیا تھا۔ اگر یہ قانون بن گیا تو ماہی گیروں کی بڑی کشتیاں اور مکینی ٹرالروں کو ریاستی حکمرانوں کے ساتھ خود کو جسٹر کروا کر ان لائسنس لینا پڑے گا۔ انھیں مچھلی کے شکار کے لیے اجازت نامے پڑے گی جس سے بہتر نگرانی ممکن ہو سکے گی اور ماہی گیروں کی آمد کی بھی۔ بائیجرووں کی تباہی میں کمی آئے گی۔ بیٹرسن کہتے ہیں کہ اب تک وان جزیرے اور اس کے پڑوس میں مرجان اور سمندری گھاس کی بحالی کی مشترکہ کوششوں کو تباہ شدہ ساحلوں کو بحال اور مضبوط کیا ہے جس سے اب وہ کم خطرے کے شکار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ انڈیا کی اپنے ڈوب رہے جزیرے کو بچانے کی پہلی کوشش ہے۔ اور بظاہر یہ کامیاب ہو رہی ہے کیونکہ وان جزیرہ اب مستحکم ہے۔

"کمپیوٹر کی تعلیم"



راؤ محمد شاہد اقبال

(قسط ۳)

☆ ٹیکنیکل ڈیزائننگ:

ٹیکنیکل ڈیزائننگ ایک ایسا فن ہے جس میں کسی پیغام کے حسن میں اضافے کے لیے روایتی انداز سے ہٹ کر جدید، ڈیجیٹل اور تکنیکی ٹیکنیکوں کے استعمال سے چیزوں کے قدرتی انداز بدلے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل ڈیزائننگ سے جدید تکنیکوں کے استعمال کر کے کسی بھی پیغام کے حسن کو دوبالا کرنے کا جدید فن بھی ہے۔ جیسا کہ سب ہی جانتے ہیں کپڑے پر ڈیزائن سے ہی کپڑا ایک پراڈکٹ بنتا ہے جب کہ ڈیزائن خود کسی تصوراتی ہیئت کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کا انظباراتصوری خاکوں کے ذریعے کیا جاتا ہے اور یہ تصویری خاکے ایک اچھا ٹیکنیکل ڈیزائنر ہی بنا سکتا ہے۔

ٹیکنیکل ڈیزائننگ کی تعلیم

بڑی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے۔ ٹیکنیکل ڈیزائننگ میں ڈپلوما کورس کے لیے طلباء وطالبات کا کم سے کم آبی اسکول پاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ٹیکنیکل ڈیزائننگ میں ڈپلوما ہولڈروں کی اس صنعت سے متعلق مختلف عہدوں، ریڈی میڈ ہوزری اور گارمنٹس کی بڑی بڑی کمپنیوں میں فیشن ڈیزائنر، فیشن کوآرڈینیٹر، سلک سکریچر، کریٹنگ اور کنٹرولر کے عہدوں کے لیے اچھی ملازمت کے علاوہ خود روزگاری کے بھی بہتر امکانات ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔ کپڑوں کے فیشن میں روز بروز ہونے والی تبدیلی نے ٹیکنیکل ڈیزائننگ کے شعبے میں گریجویٹ بنانے کے انقلاب آفریں مواقع پیدا کر دیے ہیں۔ طالبات کے لیے اس سرٹیفکیٹ کورس کا انتخاب زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

☆ ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز ڈیولپمنٹ:

اس سے مراد ایسے سوفٹ ویئرز کی تیاری کی مہارت حاصل کرنا ہے جو ڈیسک ٹاپ کمپیوٹرز میں استعمال ہو سکیں، مثلاً کسی کمپنی کا اکاؤنٹ، پے رول سسٹم، اسکول یا کالج مینجمنٹ سسٹم، لائبریری مینجمنٹ سسٹم، وغیرہ۔ آپ اپنے کمپیوٹر میں جو بھی سوفٹ ویئرز استعمال کرتے ہیں، مثلاً مائیکروسوفٹ آفس وغیرہ، یہ سب ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز کہلاتے ہیں۔

ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز عموماً کسی ایک مخصوص آپریٹنگ سسٹم کے لیے تیار کی جاتی ہیں، لیکن ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز کو گھر میں طرح طرح بھی تیار کیا جا سکتا ہے کہ ایک سے زیادہ آپریٹنگ سسٹمز پر کام کر سکیں۔

ڈیسک ٹاپ ڈیولپمنٹ کے لیے بہت سی پروگرامنگ لینگویجز استعمال ہوتی ہیں جن میں مائیکروسوفٹ کی ڈاٹ نیٹ، ویژول اسٹوڈیو (Visual Studio,) سی شارپ (C#) اور جاوا کے سکرپٹ، اور ایس کیو ایل وغیرہ میں مہارت رکھنے والے افراد ایسے سوفٹ ویئرز پروگرام بھی تیار کر سکتے ہیں جو خصوصی مشینوں پر کام کرتے ہوں، مثلاً نیلی فون، فوٹو کاپی مشین یا پرنٹر کے اندر موجود سوفٹ ویئرز، جو صرف ایک ہی مخصوص کام کرتے ہیں۔ ایسے سوفٹ ویئرز "ایمبیڈڈ سوفٹ ویئرز" کہلاتے ہیں۔ اس طرح کے سوفٹ ویئرز کی خوبی یہ ہے کہ یہ تقریباً ہر طرح کی مشین پر استعمال کے قابل ہوتے ہیں، یعنی ڈیسک ٹاپ، نیٹ بک، اسمارٹ فون، وغیرہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پروگرامنگ لینگویجز ہوتے ہیں۔ جس طرح مشین میں

☆ ویب ایپلی کیشنز ڈیولپمنٹ:

ویب ایپلی کیشنز ڈویلپمنٹ کے سرٹیفکیٹ کورس میں ویب ایپلی کیشنز بنانے کے بارے میں تخصیصی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ ویب ایپلی کیشنز اس کلسم کے سوفٹ ویئرز کو کہا جاتا ہے جو براؤزرز پر چلتے ہیں۔ اس طرح کے سوفٹ ویئرز کی خوبی یہ ہے کہ یہ تقریباً ہر طرح کی مشین پر استعمال کے قابل ہوتے ہیں، یعنی ڈیسک ٹاپ، نیٹ بک، اسمارٹ فون، وغیرہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ براؤزر بیس ہوتے ہیں۔ جس طرح مشین میں

تعلیم "موبائل فون ایپلی کیشن ڈیولپمنٹ" کہلاتی ہے۔ اس وقت دنیا میں گوگل کے "اینڈرائیڈ" آپریٹنگ سسٹم کا راج ہے۔ اس کورس میں ایپ ڈیولپمنٹ کے لیے طلباء طالبات کو "جاوا" یا "سی پلس پلس" میں مہارت ہونی چاہیے، جب کہ اس شعبے میں "ایپل" کا آئی او ایس آپریٹنگ سسٹم بھی موجود ہے، جو آئی فون کے بعد اب آئی پیڈ اور ایپل ہی وی میں بھی استعمال ہو رہا ہے۔ اس میں کام میں مہارت پیدا کرنے کے لیے طلباء کو "ایپل سرٹیفکیٹ کورس میں "آبجیکٹو۔ سی" لینگویج پڑھائی جاتی ہے۔ اسمارٹ فونز کے بڑھتے استعمال سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کورس کو کرنے والے طلباء وطالبات کا مستقبل کس قدر شان دار ہو سکتا ہے۔

☆ ڈیٹا بیس کورسز:

"سرٹیفکیٹ کورسز" کے تحت جن شارٹ کورسز کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان تمام کورسز میں کمپیوٹر سائنس میں ایک سال یا دو سال کے ڈپلوما کورسز بھی صوبائی ٹیکنیکل بورڈ سے منظور شدہ اداروں میں کرائے جاتے ہیں۔ ڈپلوما کورسز کی تکمیل کے بعد امیدوار کمپیوٹر کی مختلف زبانوں اور ان کے استعمال سے واقف ہو جاتا ہے۔ کمپیوٹر پروگرام تیار کر سکتا ہے، اپنے ادارے کے لیے موزوں کمپیوٹر کا انتخاب کر سکتا ہے اور ماہر کمپیوٹر کو بہ خوبی استعمال کر سکتا ہے۔ کسی بھی ڈپلوما کورس میں داخلے کے لیے امیدوار کو کم از کم بارہویں جماعت میں کام یاب ہونا چاہیے۔ چند اداروں میں داخلے سے پہلے میٹرک کا امتحان ہونا ہے اور کام یاب ہونے والے امیدواروں کو ہی داخلہ دیا جاتا ہے۔

☆ ڈیٹا سائنس کورسز:

ڈیٹا سائنس کورسز کے تحت جن شارٹ کورسز کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان تمام کورسز میں کمپیوٹر سائنس میں تین سال کا ڈگری کورس ہے۔ اے آپ کمپیوٹر سائنس میں اعلیٰ تعلیم کا نقطہ آغاز بھی قرار دے سکتے ہیں۔ پاکستان کی تمام بڑی جامعات میں بی ایس ڈگری کورس کیا جا سکتا ہے۔ اس ڈگری پروگرام میں داخلہ لینے کے لیے بنیادی اہلیت انٹرمیڈیٹ (سائنس، آرٹس، کامرس) سینئر ڈیزائن، ریاضی میں 45 فی صد یا اس سے زیادہ نمبروں کے ساتھ کام یابی ہے۔ امیدواروں کو داخلے کا امتحان کام یاب کرنا ہوتا ہے۔ اس امتحان میں کام یاب امیدواروں کا انٹرویو ہوتا ہے۔ داخلہ صرف اور صرف اہلیت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ تین سالہ ڈگری کورس کے اخراجات 40 سے 80 ہزار روپے تک ہیں، لیکن جس امیدوار کو اہلیت کی بنیاد پر منتخب کر لیا جاتا ہے اگر وہ جامعہ کے بھاری اخراجات برداشت نہ کر سکے تو مالی اعانت کی درخواست کر کے اسکالرشپ بھی لے سکتا ہے۔ اسکالرشپ کے لیے منتخب ہونے والے امیدواروں کے تعلیمی اخراجات کے لیے جامعہ کی طرف سے انھیں وظیفہ دیا جاتا ہے۔ یہ بہت بھی پاکستان کی کم و بیش تمام جامعات میں دستیاب ہے۔ (جاری)

ممتا

مہتیم احمد سکندر

کئی دنوں کی پریشانیوں کے بعد جب میں اپنے مکان میں داخل ہوا۔ تو میری حالت غیر ہوگئی تھی۔ میرے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب تھی۔ اس کی حالت دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ ڈیڑھ سال کے بچے کو چھوڑ کر اس طرح سے بیوی رانی ماں کے پاس چلی جائے۔ میں وہ بھی ہفتے روز سے فی الحال تو کہیں نہ جاسکتا تھا۔ کیونکہ کوئی خبر نہیں تھی کہ مناسب حال میں ہے۔ دیکھے صاحب مناپنھ دنوں کے اندر کتنا بڑا ہوگیا ہے۔"

میں الجھنے میں آیا کہ بات کتنا بڑھا اور مناسب حال کیا ہے۔ کیونکہ بچوں کا باپ سے زیادہ مناسب حال میں ہے۔ دیکھے صاحب مناپنھ ماں سے اٹھنے ہوتی ہے۔ کبھی تو مناپنھ بھی آج اس اصول کو پھاند گیا تھا۔

لیکن بازیہ میرے اور ماں کے درمیان اس طرح سے حائل ہوگئی کہ میں لڑکیوں کی کیا بات ہے۔ اگر سسرال کے پیسے کے ترقی کرلے تو کسی شاہزادی ہوسکتی ہیں۔ ویسے ہوا ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔"

"لیکن چاچا آپ تو تجزیہ کی خالفت کرتے ہیں۔ آپ جیسے بزرگ ہستی کی زبان سے اس طرح کی باتیں۔۔۔؟"

"ارے بیٹا کیا ہی سب تو میں اپنے بچوں کو فروغ دینے کے لئے کہتا ہوں۔ میں خود تین دہائیوں کو پچاس پچاس ہزار روپے دے چکا ہوں۔ لیکن تو کوئی انجینئر، پروفیسر اور ڈاکٹر بنا ہے۔"

اس کے چند دنوں بعد میں بازیہ کو لیکر اپنے دوست کے مکان میں رہنے لگا اور میں W.B.C.S کی تیاری کرنے لگا۔

کئی مہینوں کی جدوجہد کے بعد آخر کار مجھے اسکول میں ماسٹری کی نوکری مل گئی۔ میں اپنی شریک حیات بازیہ کے ساتھ خوشی خوشی زندگی گزارنے لگا۔

کئی کی برس بعد زیدہ ہونے میرے گھر آکر خبر دی کہ ماں کو فالج مارا ہے اور وہ بچنے کے مقدور ہوگئی ہیں۔

اچانک میرے کانوں میں آپی کی آواز گونجی۔

"بابی جی کب سے مٹا رہا ہے۔ آپ مٹا کہ ماں کے پیاس لے جائیں۔ کیونکہ مٹا اب ماں کے لئے ضروری ہوگئی ہے۔ میرے بچا بات ہوئے ہے۔ ماں کے لئے ضروری ہوگئی ہے۔ میرے بچا بات ہوئے ہے۔ ماں کے لئے ضروری ہوگئی ہے۔"

دروازے پر قدم رکھتے ہی ماں مجھے دیکھ کر سہم گئیں۔ بازیہ ماں کی غلاظ صاف کرنے میں مگن تھی۔ میری آہٹ پاکر وہ مڑی اور میری کی میں مٹا کو دیکھ کر اپنی مٹا سے مجبور ہوکر جھٹ اسے میری گود سے چھین کر اپنی آغوش میں لے لی۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ماں سے کیا کہوں۔ اس لئے کہ میں اپنے والدین کو الگ کرنا اور چھٹا بٹا تھا۔ میری نیتیں بہت مجھ پر چان پھاد کر گئی تھیں۔ لیکن شادی کے بعد بیگ اور دنگے بھی اپنی سسرال کی راہ اختیار کرلیں۔ یہ تو مجھ پہ کیا بیت رہی تھی۔ ادھر بازیہ مریم، زینب اور زیدہ بھی میری خوب تعریفیں کرتی رہتی تھیں۔

برسوں بعد جب میں اپنے گاؤں گیا تو مجھے سب بھولا بھلا سا لگنے لگا اور مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے تھا کہ جیسے کسی چمر کے شہر کو چھوڑ کر سرسبز شاداب اور پر پاکی جگہ میں آگیا ہوں۔ کئی دن گزر جانے کے بعد بھی بازیہ اور میرے بچے اپنی پکی کے گھر پہنچا تو اچانک گھر پہنچا تو اچانک میرے سامنے بازیہ آگئی۔ ۔ بازی

ایک نئی صنف سخن: ترونی

پروفیسر علی حیدر ملک

اردو ادب کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی بنیادی شعری اصناف میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ اصناف پہلے عربی اور فارسی زبانوں کے ذریعہ اردو میں آئیں، پھر انگریزی اور دیگر مغربی ادبیات کی بعض اصناف اردو میں متعارف ہوئیں۔ اب اس سلسلے میں یہ عرض کرنا غلط نہ ہوگا کہ اردو کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی جاری ہے۔ مشرق بعید سے اوپی اسٹوفائر کا رجحان ہمارے یہاں عام نہیں رہا۔ لیکن کرشنہ دیوانیوں میں ایک اور صنف اس طرف سے بھی اردو میں درآمد کی گئی ہے۔

اردو شعر میں بیوٹیشیر رائج رہی ہیں، انہیں ایک مثلث کی شکل دی گئی ہے، جس کا ہر ہر شعر تین مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دور حاضر میں شعر مثلث کی قاسم کچھ زیادہ مروج اور مقبول نہیں رہی، لیکن تین مصرعوں کی مختلف اصناف مثلاً ھائیکو، ماہیا، ثلاثی اور ماہیے وغیرہ کی طرف ہمارے شعراء زیادہ راغب نظر آتے ہیں۔ تین مصرعوں کی شعری اصناف میں اب ایک صنف ترونی کا اضافہ ہوگیا ہے، جس کی اختراع کا سہرا نظرور کے سر ہے۔

نظرور کا آبائی وطن اور جائے پیدائش ریدہ ضلع جہلم ہے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ ہندستان منتقل ہوگئے اور نظموں سے وابستگی اختیار کرلی۔ ان کا شمار ہندستان کی ذہین اور معتبر علمی شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ علمی کاموں کے علاوہ ادب سے بھی گہرا رشتہ قائم رکھا ہے۔ وہ بنیادی طور پر ایک متصوف شاعر ہیں اور ان کی شاعری میں اکثر تصوف کے موضوعات کو ہی برتا گیا ہے۔ ان کا شمار ہندستان کے ان شاعروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے لئے ایک الگ راستہ بنایا ہے۔ ان کی شاعری کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ انہوں نے اپنے لئے ایک الگ راستہ بنایا ہے۔ ان کی شاعری کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ انہوں نے اپنے لئے ایک الگ راستہ بنایا ہے۔

ترونی کا لغوی معنی ہے ایک ذائقہ۔ اسی لئے یہ نام دیا گیا ہے کہ اس صنف میں شاعر اپنے ذائقہ کو بیان کرتا ہے۔ ترونی کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیے:

سب پہ آتی ہے سب کی باری ہے
موت انصاف کی علامت ہے
زندگی سب پہ کیوں نہیں آتی ؟

کیا پتہ کب کہاں سے مارے گی
بس کہ میں زندگی سے ڈرتا ہوں
موت کا کیا ہے ایک بار مارے گی

الف ! یہ پیغمبرانہ اختیار
ہیچ والے کو کل سے بھیج کر وہ
پانی سوکھاں بہہ گئے اس سال

ترونی کا اولین محسن اور اپنا ایک ذائقہ ہے۔ اسی لئے یہ بھی جی اور تاریخی صاحب کے علاوہ شاعری کے بہت سے عام قارئین اور سامعین نے بھی اسے پسند کیا ہے اور اس کی مقبولیت کی یہ بھی وجہ ہے کہ گفتگو کے سوا اردو میں اور پانچ یا چھ اصناف ہی ایسی ہیں جو ترونی کے مقابلے میں اس کی مقبولیت کے امکانات بھی زیادہ ہیں۔

☆☆☆

غزلیں

روشن ضمیر

تشنہ دل، تشنہ جگر یاد آیا
ماں کا جب دیدۂ تر یاد آیا
جس جگہ امن کا سورج نکلا
وہ کبوتر کا نگر یاد آیا
یاد آنے لگے کوفہ والے
جب بھی نیزے نظر یاد آیا
ہجر یوسف نے کیا تھا اندھا
بارہا لخت جگر یاد آیا
پھر تری یاد الٰہی ہے دل میں
پھر محبت کا نگر یاد آیا
میں نے جو وعدہ کیا تھا رب سے
وہ مجھے وقت سفر یاد آیا
اے ضمیر حق کی اگر بات چلی
ابن حیدر ہی کا سر یاد آیا

مجسم ہاشمی

شان بڑھتی گئی ہر آن میں رکھے رکھے
حلقۂ صاحب ایمان میں رکھے رکھے
ایک ہی ضرب میں شیشے کی طرح ٹوٹ گیا
دل مرا گوشۂ ارمان میں رکھے رکھے
کتنے ہیں لوگ جو دنیا سے گزر جاتے ہیں
حوصلہ اپنے دل و جان میں رکھے رکھے
چاہتے ہیں کہ ہو قرآن سے برکت حاصل
طاق پر پختی جزدان میں رکھے رکھے
دانے دانے کو ترستے رہے بھوکے بچے
فصل سڑ گل گئی کھلیان میں رکھے رکھے
مرے بچوں کی توجہ کا سبب بن نہ سکی
چار پانی مری دالان میں رکھے رکھے
ہم نے چاہا تھا کہ خوشبو سے نوازیں تجھ کو
پھول مرجھا گئے گلدان میں رکھے رکھے
جا بجا سوچ گئی ہوگی مجسم صاحب
اس کی انگلی مرے دلوان میں رکھے رکھے

ڈاکٹر شاھد فروغی

زندگی کے سفر میں ، درد ملتا رہے گا
پھر بھی آنکھوں میں دل کش خواب اٹھاتا رہے گا
کوئی شکوہ نہیں ہے، ہمسفر سے مجھے اب
میرا سایہ ہمیشہ ، ساتھ چلتا رہے گا
وقت کی آندھیاں یہ، کیا بجھا ئیں گی لو کو
دیپ یادوں کا ہر پل دل میں جلتا رہے گا
اس کو عزت ملے گی، اس کو شہرت ملے گی
چاند بن کر جہاں میں جو چمکتا رہے گا
اس زمانے میں کیسے مٹ رہی ہے محبت
آدمی ، آدمی کو، اب کچلتا رہے گا
دھوپ ، بارش میں نکلو، زندگی کیا ہے دیکھو
گھر کی تنہائی میں ، دم نکلتا رہے گا
ہاتھ سب سے ملانا ، پیار سے اے فروغی
پھول جیسا تمہارا نام کھلتا رہے گا

فیروز سکندر شاہی

کہاں بن تیرے جینا، جینا ہوتا
ترے بن میرا جینا، مرنا ہوتا
مرے بارے میں سوچا سمجھا ہوتا
اگر سچ میں وہ میرا اپنا ہوتا
حقیقت میں بدل ہی جاتے سپنے
حقیقت میں گر سپنا دیکھا ہوتا
برا ہوتا ہے اچھوں ساتھ ہر دم
برا ہوتا میں ، کتنا اچھا ہوتا
نہیں سمجھو شکایت غیروں سے
ملا اپنوں میں کوئی اپنا ہوتا
خسارے میں رہا من مانی کرکے
کبھی تو میرا کہنا ، مانا ہوتا
بگڑتے گر نہ رشتے تجھ سے میرے
ترے گھر شادی آنا جانا ہوتا

عکس مطالعہ

حلیم صابر

نام کتاب: زمین جنتی ہے
صنف: شعری مجموعہ
شاعر: قیصر قیصر
صفحات: 208
ناشر: عرفان الحیات
قیمت: 250 روپے
زیر اہتمام: کاروان ادب، رانی گنج

شاعر جب اپنے تجربات و احساسات کو شعری پیکر عطا کرتا ہے تو اس میں ایسی کشش پیدا ہوجاتی ہے کہ قاری میں اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور جب ایسے شاعر کا کلام زیب مطالعہ ہو جس کی شاعری دردِ ہنر اختیار حاصل کرچکی ہو تو اس سے نہ صرف اہل ادب متاثر ہوتے ہیں بلکہ استفادہ بھی کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک شعری مجموعہ "زمین جنتی ہے" استاذ الشعراء قیصر قیصر صاحب کا پچھلے سال کے اواخر میں منظر عام پر آکر اہل ادب کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ اس کلام کی عام کو سرسری طور پر پڑھ کر تحسین نہیں ہوئی بلکہ اس کا ہر ہر مطالعہ صوری اور معنوی طور پر اپنی ذات میں چند منفرد نکات کے لئے ہی کیوں نہ دیکھنے کے لئے فکر و نظر کو مائل کرلیتا ہے۔ اور اسی خوبیاں زبان و بیان کی قیصر قیصر کی شاعری میں بدرجہ اتم موجود ہیں جس کا اعتراف مشاہیر ادب کرتے ہیں۔ ذیل کے چند اشعار سے اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

کیوں لئے بیٹھے ہو فسانے اپنے
برے دور کے ہوتے ہیں تقاضے اپنے
سانس لینے کے لئے ہم کو سنبھلنا ہوگا
اب ہواؤں کو نہیں راہ قضا نے اپنے
خواہشیں جاگتی ہیں اتنے ہی مسائل بھی تو ہیں

مانگنے والا ترا مانگے تو کیا کیا مانگے
جس کے کھو جانے سے پہچان سے محروم ہے وہ
آج انسان ہی گمشدہ چہرہ مانگے

آج کا انسان کیا کیفیت سے دوچار ہے کہ نشاط اور اک و آگہی کے قریب میں مبتلا ہو کر مسرت انسانی سے محروم ہوکر رہی رہا ہے۔ اتنی خواہشیں اتنے مسائل اتنے قیصر قیصر نے اپنے ہوئے ہیں کہ ان سب کا حل تلاش نہیں۔ لیکن پھر بھی آج کا انسان خواہشات حیات دل میں لئے تحریری کا اظہار کرنے جارہا ہے۔ قیصر قیصر نے اپنے لئے ایک تجربہ گاہ کا انتخاب کیا ہے جس میں ہر زمانے اور زمانے کی آواز میں گم نہ ہونے والی فکر و تحت کی کیفیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ شاعر جب ترقی پسند نظریہ کا حامل ہو یا جدیدیت کا علم بردار اس کے اشعار میں محبت کے جذبات بھی سانس لیتے ہیں۔ جس کا انحصار اسے عشق حقیقی کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ قیصر قیصر کے اشعار میں بھی عشق مجازی کی جھلک اور عشق حقیقی کا عکس واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ چند اشعار اس ضمن میں پیش کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

اُس وقت میری رات بہت جاوں ہوا کرے
جب دل میں اکبرتا ہے شرر اور بہت کچھ
نظر میں راتی ہے ہر وقت جس کی رعنائی
اسی کی یاد ہے اور میری شام تنہائی

پیچھے ہیں میرا ہر کی طرح ان دنوں وہ بھی
بجرت بھی کرتے تھے ہیں اپنے وطن سے
کیا اہل جنوں راہ خرد بھول گئے ہیں
آواز نہیں آتی ہے اب دشت و من سے

قیصر قیصر کی شاعری میں اس کا انکشاف ہوتا ہے کہ وہ ہر جدید میں انجرنے والی زمانے کی آواز کو اپنے دل کی آواز میں قیصر کر کے قرطاس کے سپرد کر دیتے ہیں جس میں قدر زمانہ اور زمانے کی آواز میں گم نہ ہونے والی فکر و تحت کی کیفیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ شاعر جب ترقی پسند نظریہ کا حامل ہو یا جدیدیت کا علم بردار اس کے اشعار میں محبت کے جذبات بھی سانس لیتے ہیں۔ جس کا انحصار اسے عشق حقیقی کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ قیصر قیصر کے اشعار میں بھی عشق مجازی کی جھلک اور عشق حقیقی کا عکس واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ چند اشعار اس ضمن میں پیش کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

اُس وقت میری رات بہت جاوں ہوا کرے
جب دل میں اکبرتا ہے شرر اور بہت کچھ
نظر میں راتی ہے ہر وقت جس کی رعنائی
اسی کی یاد ہے اور میری شام تنہائی

اور فوقیہ مشتاق بھی شعری افق پر ابھرنے والے نئے جزیرہ ستارے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پہلے پاکستان کی ایک ترونی ملاحظہ فرمائیے

ایک چڑیا عکور میں کھاتی ہوئی
آئینے سے برسر پیکار ہے
زندگی کی چاہ میں یا جاں گنوانے کے لئے؟
پہلے دو مصرعے ایک مشترکہ تجربہ کرتے ہیں کہ ایک چڑیا آئینے سے برسر پیکار ہے۔ مشترکہ کے ذریعے خیال کی تکمیل تو ہوجاتی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ دو برسر پیکار کیوں ہے۔ یا اس طرح دو اپنی جان گنوانے کے درپے ہے؟ بطور نمونہ یہ دو اشعار کی چند اور ترونیاں ملاحظہ ہوں

سانپ بننا بھی خوبصورت ہو
اپنی فطرت بدل نہیں سکتا
کس لئے کینچلی بدلتا ہے؟

اپنے چہرے کے روبرو کرکے
لوگ آئینہ دیکھتے تو ہیں
آئینہ بھی تو دیکھتا ہوگا

بڑے ہی چاؤ سے پہنا ہے اس نے
خنجر ہاتھ میں سونے کا کنگن
کسی کا کون زیور کون جانے

اب قوفیہ مشتاق کی ایک ترونی دیکھئے

دو کناروں کے درمیاں دریا
مجھ کو کوئی رقیب لگتا ہے
ہم کناروں کے کون زیور کون ہے؟

اس میں پہلے دو مصرعے مل کر ایک شعر مکمل کردیتے ہیں، جس میں ایک عمومی خیال پیش کیا گیا ہے کہ دو کناروں کے درمیان دریا رقیب ہوتا ہے۔ لیکن تیسرے مصرعے میں یہ خیال ایک نئے رخ کو اختیار کرلیتا ہے اور پھر آخری مصرعے میں ایک سوال پیدا ہوجاتا ہے کہ دو کناروں کے درمیان حائل ہوکر کس طرح کنارے کی زینت بن سکتا ہے۔ یہاں بات پوری ہوجاتی ہے۔

☆☆☆

دوسری محبوبہ

اقبال جعفر

گھبت نے اس کی خوراس رسیدہ ویران اور اجاڑ زندگی میں اپنی معصوم محبت سے بہار کے پھول کھلائے۔ اپنے تمام کی مساعیت سے تمام خوشیوں میں اس کے دامن میں بھر دیں۔۔۔ وہ محبت وفا جو عورت کے زمانے سے آج تک کسی عورت نے کسی مرد کو عطا نہ کی ہوگی۔۔۔! ندیم بھی اسے دل و جان کی تمام تر گہرائیوں سے چاہنے لگا۔ گھبت سے ایک گونہ کی جدائی بھی اسے گوارہ نہ تھی۔۔۔!

وہ دن ندیم کی زندگی کے خشک ترین دن تھے۔ وہ مہینے کی جدائی وہ صدیوں کے برابر لگتے تھے۔ گھبت کریمن کی تعلیمات کے گزارنے والدین کے ہمراہ پانے کاؤں چلی گئی تھی۔ ملازمت کی ذمہ داریوں کی وجہ سے بہت وقت اور کوشش کے بعد اسے دو دن کی رخصت مل سکی اور اسے یوں لگا جیسے کوئی پوشیدہ خزانہ دستیاب ہوگیا ہو۔

چار گھنٹے کا بس کا اتار چڑھاؤ والا سفر تھا۔ ندیم کبھی رست واچ کی رفتار پر غصہ کرتا اور کبھی بس کا جگہ جگہ رکنا اور مسافروں کا اترنا اسے ٹائم کلوگ کردیتا لیکن وہ پہنچ گیا۔

آخر منزل مقصود آگئی۔ گھبت اسے ایک کھلی ہوا اور تازگی بھرے آنے کی اس سے لپٹ کر رو پڑی۔ ندیم نے بھیگتی موتیوں کو اپنے لبوں میں جذب کرلیا۔۔۔ دو دن پلک جھپکتے ہی بیت گئے۔۔۔

اور جدائی کی اس شام ندیم کے کنارے سے ذاویہ پر کھڑا سراپا انتظار گھبت نے حسرت بھری نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"اب مجھے جانا چاہئے، تمہارے بس کا وقت بھی ہورہا ہے۔ مجھے اجازت دو۔۔۔"

"جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ۔۔۔" ندیم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ بہت جذباتی ہوگیا تھا لیکن کیا میں یقین رکھوں کہ کسی دن تم بھی واپس نہ جانے کے لئے میرے پاس آجاؤ گی۔۔۔"

گھبت کا جواب بھی بن کر گرا اور لمحہ بھر میں سب کچھ اکھڑ کر گیا۔۔۔

اس نے کہا۔

اگر تم بھی اس قاتل بن کے تو میں تمہارے پاس بھی واپس نہ جانے کیلئے آجاؤں گی۔ دنیا میں صرف پیاری سب کچھ نہیں۔۔۔ زندگی گزارنے

غزل

ایسا طوفاں اٹھا گلستاں لٹ گیا
تیرے باعث ہی ہندستاں لٹ گیا
رہنما ایسے راہ وفا میں ملے
"دودھ مہ چل کے ہی کا رواں لٹ گیا"
میرے ہاتھا نے جب ساتھ چھوڑا میرا
میرے سر سے میرا سائباں لٹ گیا
مشکلوں سے بنایا تھا ہم نے مگر
اب کے آندھی میں وہ آشیاں لٹ گیا
تیرے ظلم و ستم کا کرشمہ تھا وہ
میری ہستی میں اک بے زباں لٹ گیا
ہم نے کل جو بنائے تھے نقش حسین!
کون آیا کے ہر اک نشاں لٹ گیا
ایک انساں جو کرتا تھا سب کی مدد
ان کے ہاتھوں ہی وہ مہرباں لٹ گیا
چھپ گئے جب ستارے تو اے فاطمہ!
یہ زمیں بھی لٹی، آسماں لٹ گیا

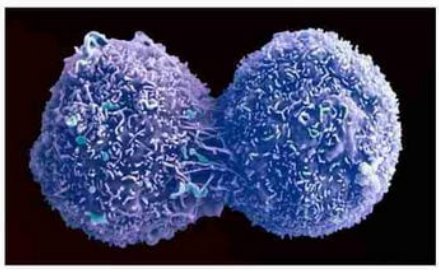
فاطمہ خاتون، گارڈن رینچ، کلکتہ

آباد ہے آباد ہے

آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے
آباد ہے آباد ہے ہم سے وطن آباد ہے
ہم سے گلوں میں تازگی ہم سے ہے خوشبو دلکشی
ہم ہیں چمن کی بلبلیں ہم سے ہی یہ گفتگی
ہم ہیں دیا ہم دیپ ہیں ہم سے گریزاں تیرگی
ہم ہی ہیں صبح جاں فزا ہم سے ہے پرسوز شمع
آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے
ہم ہی کھڑے سرحد پہ ہیں ساحل کے ہم ہی پاسباں
ہم ہی اٹھائے ظلم بھی ہم ہیں ترقی کے نشاں
گنگ و جمن میں موجزن کتنی ہوئی یہ داستاں
ہم سے ہی ہے پر قافلہ ہم ہی میر کارواں
آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے
مندر ہم مسجد ہیں ہم گردوارا ہیں گرجا ہیں ہم
کاشی بھی ہم کو محترم کعبہ بھی ہم کو محترم
ہدہوش کرتی ہے ہمیں اخلاص کا ہر زیر و بم
پھر کیا ہوا کر پائے گا ہم کو کوئی ظلم و ستم
آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے

(غلام معین الدین اختر)

کینسر سے ڈی این اے میں تبدیلیاں برسوں قبل ہونے کا انکشاف



کینسر کے نتیجے میں جینیاتی نظام میں ہونے والے مسائل اکثر اوقات کئی برس بلکہ دہائیوں قبل ہی ہونے لگتی ہیں۔

یہ بات کینسر کے حوالے سے ہونے والی ایک بین الاقوامی تحقیق میں سامنے آئی۔

ویل کارنیل میڈیسن، ڈیوک این یو ایس میڈیکل اسکول سنگاپور، کیلیفورنیا یونیورسٹی، میساچوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اور ہارورڈ یونیورسٹی کی مشترکہ تحقیق میں دنیا بھر میں کینسر کے نتیجے میں ڈی این اے کو نقصان پہنچنے کے عمل کے جینیاتی فنگر پرنٹس کا انکشاف کیا گیا۔

سائنسدانوں نے اب تک کے سب سے تفصیلی جینیاتی فنگر پرنٹس مرتب کیا، جس سے یہ اشارے ملتے ہیں کہ ہر قسم کا کینسر کس طرح جسم میں بنتا ہے۔

اس سے سائنسدانوں کو نامعلوم کیمیکلز، حیاتیاتی گزرگاہوں اور کینسر کا باعث بننے والے ماحولیاتی عناصر کی تلاش میں بھی مدد ملے گی۔

جریدے نیچر میں شائع تحقیق گلوبل پان کینسر پراجیکٹ کا حصہ ہے جس کا مقصد کینسر کے اسباب کو سمجھنے اور روک تھام کی بہتر حکمت عملیوں کو تشکیل دینے میں مدد فراہم کرنا ہے جبکہ تشخیص اور طریقہ علاج کی تشکیل کو بھی ممکن بنانا ہے۔

اس پراجیکٹ سے منسلک 22 مزید تحقیقی رپورٹس بھی جریدے نیچر میں شائع کیا گیا جو کہ دنیا کے 37 ممالک میں ہوئی اور 38 مختلف اقسام کی رسولیوں میں 26 سو سے زائد جینومز کا تجزیہ کیا گیا۔

ہاتھ سے کھانا غذا کو زیادہ مزیدار بناتا ہے، تحقیق



چمچ کی جگہ ہاتھوں سے کھانا خوراک کا ذائقہ بہتر بنا دیتا ہے مگر ایسا کرنے سے جسمانی وزن میں اضافے کا امکان بھی ہوتا ہے۔

یہ دعویٰ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔

اسٹیونز انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ خوراک کو چھونا، دماغ کے ایسے نظام کو متحرک کرتا ہے جو نوالے کے منہ میں پہنچنے سے پہلے یہ خیال کرنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ غذا مزیدار ہے اور چمچ کا نٹے کے مقابلے میں زیادہ اطمینان کا احساس دلاتا ہے۔

مگر محققین نے یہ بھی دریافت کیا کہ یہ اثرات ایسے افراد میں نظر آتے ہے جو عام طور پر ہاتھ روک کر کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں جو لوگ ہر طرح سے غذا کو کھانے کے عادی ہوتے ہیں، انہیں ہاتھوں سے کھانے میں اس کا ذائقہ زیادہ بہتر محسوس نہیں ہوتا۔

تحقیق کے لیے 45 رضا کاروں کو پنیر کھانے کو کہا گیا مگر آدھے افراد کو ہاتھوں سے جبکہ باقی لوگوں کو اسٹک استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔

جریدے جرنل آف ریٹیلنگ میں شائع تحقیق میں بتایا گیا کہ اس سے صرف لوگوں کے اندر کھانے کی خواہش میں ہی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ ہوٹلوں کے لیے ایک سادہ طریقہ ہے جو کھانے کے تجربے کو صارفین کے لیے زیادہ لطف اندوز بنا دیتا ہے۔

تحقیق کے دوران 45 طالبعلموں کو پنیر دکھایا گیا اور کھانے سے پہلے پکڑنے کی ہدایت کی گئی اور ان کی غذائی عادات کے بارے میں سوالات کیے گئے۔

نتائج سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کھانے کے معاملے پر خود پر زیادہ کنٹرول رکھتے ہیں، انہوں نے جب پنیر کو ہاتھوں سے چھو کر کھایا تو وہ انہیں زیادہ مزیدار اور اشتہا انگیز لگا تاہم کھانے کے معاملے پر خود پر کنٹرول کرنے والے افراد میں یہ اثر نظر نہیں آیا۔

محققین کا کہنا تھا کہ ایسا نظر آتا ہے کہ دونوں گروپس کے افراد کے مافی معلومات کا تجزیہ ایک طرح نہیں کرتے اور نتائج سے عندیہ ملتا ہے کہ کھانے کے معاملے پر خود کو کنٹرول میں رکھنے والے افراد جب کھانے کو ہاتھ سے چھوتے ہیں تو غذا ان کے لیے زیادہ پرکشش اور مرغوب ہو جاتی ہے۔اس حوالے سے دوسرے تجربے میں محققین نے 145 طالبعلموں کے دو گروپس بنائے اور ایک گروپ کو ہدایت کی گئی کہ وہ غذا کے حوالے سے محتاط رویے کا اظہار کرتے ہوئے فٹ اور صحت مند رہنے کے لیے زیادہ کھانے سے گریز کریں جبکہ دوسرے گروپ کو ہدایت کی گئی کہ وہ وزن کے بارے میں فکرمند مت ہوں اور جو دل کریں کھا لیں۔

ہڈیوں کو مضبوط بنانے میں مددگار مزیدار مشروب



کافی دنیا بھر میں کروڑوں افراد کا پسندیدہ ترین گرم مشروب ہے اور اسے پینا ہڈیوں کو مضبوط بنانے میں بھی ممکنہ طور پر مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

یہ دعویٰ بانگ کانگ میں ہونے والی ایک تحقیق میں سامنے آیا۔

ہڈیوں کے بھربھرے پن پر تحقیق کے لیے محققین نے 564 بالغ افراد کی خدمات حاصل کیں اور ان کو 2 گروپس میں تقسیم کیا ایک گروپ کافی پینے والوں کا تھا اور دوسرا اس مشروب سے دور رہنے والوں کا تھا کہ ان کی ہڈیوں کی شناخت کا موازنہ کیا جا سکے۔

نتائج سے معلوم ہوا کہ کافی پینے والے افراد کی ہڈیوں میں منرل شناخت نمایاں طور پر زیادہ تھی جو کہ مضبوط ہڈیوں کی ایک علامت بھی ہے۔

محققین نے 3 مختلف مائیکرو بائیومز کی شناخت کی جو کافی پینے والوں اور مضبوط ہڈیوں کے ساتھ جڑے تھے اور ان کی بدولت فریکچر کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

تحقیق کے مطابق کافی پینے کی عادت ہڈیوں کی شناخت بڑھانے سے جڑی ہے۔

خیال رہے کہ اس تحقیق کو چھوٹے پیمانے پر کیا گیا اور مافی میں کافی کے استعمال سے ہڈیوں پر اثرات کے حوالے سے نتائج متضاد رہے ہیں۔

مافی میں تحقیق رپورٹس میں بتایا گیا تھا کہ کیفین کا استعمال جسم سے کیلشیم کے اخراج کا باعث بنتا ہے جبکہ ہارورڈ ہیلتھ نے ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ یہ اس خیال کی کبھی تصدیق نہیں ہوئی اور کافی سے کیلشیم کا اخراج اتنی کم مقدار میں ہوتا ہے کہ اسے ہڈیوں کی کمزوری سے نہیں جوڑا جا سکتا۔

کافی کو صحت کے لیے مفید مشروب قرار دیا جاتا ہے اور ملایا جاتا ہے کہ اسے پینے سے ذیابیطس ٹائپ ٹو، جگر کے امراض، الزائمر اور دیگر اور انہیں ایک بڑے ڈیٹا میں کا حصہ بنا دیا گیا۔

محققین کا کہنا تھا کہ کچھ اقسام کے ڈی این اے فگر پرنٹس موکاسی کرتے ہیں کہ کینسر کس طرح ادویات پر ردعمل ظاہر کرتا ہے، اس حوالے سے مزید تحقیق سے کچھ اقسام کے کینسر کی تشخیص اور ان کے لیے نئی ادویات موثر ثابت ہو سکتی ہیں، کی شناخت میں مدد مل سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ جینومز کی بڑی تعداد میں دستیابی سے ہمیں جدید تجزیاتی طریقہ کار کے اطلاق میں مدد مل سکے گی اور مزید جینیاتی خرابیوں کے بارے میں تحقیق کو توسیع دی جا سکے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس نئے ٹیکنالوجی سے بڑے پیمانے پر ٹیسٹ بھی جو تمام ممکنہ جینیاتی اشاروں کو شناخت کر سکتیں۔

اس نئی تحقیق میں نئے اشاروں کی شناخت کی گئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے تھے کینسر سے جینیاتی تبدیلیاں آتی ہیں اور ایک غلیظ کا ڈی این اے بدل جاتا ہے جس سے وہ بے قابو انداز سے ایک سے دو اور سیکڑوں کی تعداد میں پھیل جاتا ہے۔

مافی کی تحقیقی رپورٹس میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ کینسر کے معلوم اسباب جیسے سورج کی مضر شعاعیں اور تمباکو نوشی ڈی این اے میں تباہی کے مخصوص فنگر پرنٹ بناتی ہیں، جن سے یہ سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے کہ کینسر کیسے جسم میں پھیلا، کس حد تک پھیل سکتا ہے اور کیسے اس کی روک تھام ممکن ہے۔ تاہم مافی میں تحقیقی رپورٹس اتنے بڑے پیمانے پر نہیں تھی جو تمام ممکنہ جینیاتی اشاروں کو شناخت کر سکتیں۔

کتب بینی۔ایک صحت بخش مشغلہ



کتابوں کے شیدائی ایک فلسفی نے کتب بینی کی تعریف کچھ ان الفاظ میں بیان کی تھی۔: "انسانی زندگی میں رنج وغم کے بادل جب راہوں کو تاریک کر دیتے ہیں تو یہ کتابیں ہی ہوتی ہیں، جو مخلص دوست کی طرح میٹھے لفظوں سے ہماری دُھارس بندھاتی اور اُن تاریک راہوں کو روشن کر دیتی ہیں۔ یہ تعریف انسان اور کتابوں کے درمیان ایک خاص تعلق اور رِبط قائم کرتی ہے۔

ایسا تعلق جو انسانی زندگی پر گہرے اور مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتابیں ہی تھی جو اس دنیا میں بھی کتب خانے پہلے سے بھی کہیں زیادہ بہتر انداز میں اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ایک منتشر اور افراتفری والے معاشرے کا شکار انسان تسکین قلب کے لئے کتب خانوں کا ہی رخ کرتا ہے، جہاں موجود کتابیں ایک طرف اُس کے خیالات کو پروان چڑھاتی ہیں تو دوسری طرف معلومات کا ذخیرہ رکھنے کے باعث ذہن کو فعال رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔

ذیل میں کتب بینی کے انسانی زندگی پر پڑنے والے اثرات کے فائدے بیان جا رہے ہیں۔

دماغ کو فعال رکھنا

جسم کے دیگر عضلات (مسلز) کی طرح دماغ کو بھی صحت مند چاق وچوبند اور فعال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس حوالے سے ماہرین صحت کہتے ہیں کہ کتابوں کے الفاظ دماغ کو متحرک رکھنے کا سبب بنتے ہیں۔ پرنسٹن یونی ورسٹی آف امریکا میں کی گئی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو نوجوان فارغ اوقات میں کتب بینی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ان میں بڑھاپے میں دماغ تنزلی اور دماغی بیماریوں کی شرح ان افراد کی نسبت جو کتابوں یا ایسی سرگرمیوں سے دور بھاگتے ہیں، 32 فیصد تک کم ہوتی ہے۔

ذہنی دباؤ دور ہونا

اگر آپ خود کو کسی اچھی تحریر یا کہانی پڑھنے میں مشغول کر لیں تو آپ دفتری معاملات، تعلیمی سرگرمیوں یا روزمرہ کی زندگی میں درپیش دیگر مشکلات کے باعث ہونے والے ذہنی دباؤ (اسٹریس) سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ کتب بینی جیسی مثبت سرگرمی سے ذہنی دباؤ آپ کی جان چھوڑ دے گا۔ اچھے الفاظ میں تحریر کیا گیا ناول یا افسانہ آپ کو ایک الگ دنیا میں لے جائے گا، جب کہ ایک اچھا مضمون آپ کی ذہنی کشیدگی دور کرنے میں مدد دے گا۔

اس حوالے سے ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ اچھی کتاب کے مطالعے سے ذہنی دباؤ کا باعث بننے والے ہارمون ، مثلاً کارٹی سول (CORTISOL کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

معلومات میں اضافہ

آپ کتب بینی کے ذریعے جتنی معلومات اپنے ذہن میں ذخیرہ کرتے ہیں، کسی بھی وقت آپ کے کام آ سکتی ہیں۔ یقینی زیادہ معلومات آپ کے پاس موجود ہوں گی، آپ زندگی کے مشکل ترین کاموں سے اتنے ہی بہتر انداز میں نمٹ پائیں گے۔

مشکل حالات آپ سے پیسہ، صحت اور تعلقات چھین سکتے ہیں، لیکن آپ کو آپ کے علم سے کوئی بھی محروم نہیں کر سکتا۔

تحریری صلاحیتوں میں بہتری

جب ہم نے لکھنے کا ارادہ کیا تو ہمارے اساتذہ نے ہمیں مشورہ دیا کہ جس مضمون پر بھی لکھنے کے لیے قلم اٹھایا، لکھنے سے قبل اس عنوان پر پہلے سے شائع شدہ کم از کم دس مضامین کا لازمی مطالعہ کرو۔

کتابوں میں موجود الفاظ کا ذخیرہ آپ کے لفظوں کے ذخیرے میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ بہترین لفظوں پر مشتمل شائع شدہ تحریریں آپ کی لکھنے کی صلاحیتوں کو بہتر کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ کسی دوسرے مصنف کی تحریروں میں الفاظ کا چناؤ، اُتار چڑھاؤ، لفظوں کی روانی اور تحریری انداز آپ کی اپنی تحریر پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔

یادداشت تیز کرنا

جب ہم کسی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو کہانی میں استعمال ہونے والے کردار، تاریخ اور تمام بنیادی پہلو یاد رہ جاتے ہیں۔

دوران مطالعہ انسان دماغ کے ایسے حصے جو مختلف افعال (دیکھنے، زبان سمجھنے) سے متعلق ہیں، وہ مطالعے کے دوران ایک مخصوص دماغی سرکٹ سے منسلک ہو جاتے ہیں، جب کہ عام حالات میں ایسا ہونا کافی مشکل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ بالغ عمر سے ہی کتب بینی کا مشغلہ اختیار کرنے والے افراد کی توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت اور یادداشت ان افراد سے بہتر ہوتی ہے، جو مطالعہ نہیں کرتے۔

ان چیزوں کو مائیکرو ویو میں رکھنے کی غلطی نہ کریں!



مائیکرو ویو کا استعمال آج کل ہر گھر میں عام ہے تاہم اسے استعمال کرنے والے سمجھتے ہیں کہ کچھ بھی اس میں گرم کیا جا سکتا ہے جبکہ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ بہت سی چیزوں کو اس میں گرم کرنے سے منفی نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

غیر ملکی میڈیا کی ایک رپورٹ میں ان چیزوں کی ایک فہرست جاری کی گئی ہے جو مائیکرو ویو میں گرم نہیں کی جانی چاہئیں ان میں چھلکوں کے ساتھ ابلے ہوئے انڈے، پھل و دیگر اشیاء شامل ہیں۔

انڈے:

ان چیزوں کو مائیکرو ویو میں رکھنے کی غلطی کبھی نہ کریں انڈوں کو مائیکرو ویو میں ابالنے کا خیال کسی حد تک تو کم نہیں، مائیکرو ویو میں تیزی سے بڑھنے والی حرارت انڈے میں دھواں پیدا کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں وہ پھٹ جاتا ہے۔

2: اسٹیل کا برتن

اگر آپ نے کافی یا چائے اسٹیل کے مگ میں بنانے کے لیے مائیکرو ویو میں رکھ دی ہے تو یہ کام مائیکرو ویو آپ کو کبھی نہیں کرنے دے گا کیونکہ مائیکرو ویو سے نکلنے والی گرمی سے اسٹیل کا مگ تو گرم ہونا شروع ہو جائے گا لیکن کافی یا چائے بننے کے اور میں ممکن ہے کہ یہ مائیکرو ویو کو نقصان بھی پہنچائے۔

3: پھل

پھلوں کو فریج میں رکھ کر ان کی تازگی تو برقرار رکھی جا سکتی ہے مگر انہیں مائیکرو ویو میں گرم کرنا کچھ اچھا خیال نہیں ہے۔

زیادہ پھل مائیکرو ویو کی حدت کو برداشت نہیں کر پائیں گے اندر دھماکہ بھی ہو سکتا ہے۔ پھلوں کو عام درجہ حرارت میں رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

4: پلاسٹک کے برتن

پلاسٹک کے برتنوں کو مائیکرو ویو میں استعمال کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ گرم ہونے کے بعد پلاسٹک کے برتنوں سے مختلف کیمیکلز کا اخراج ہوتا ہے جو کھانے میں شامل ہو کر اسے زہریلا کر سکتے ہیں۔

خالی مائیکرو ویو:

خالی مائیکرو ویو کو اگر چلتا ہوا چھوڑ دیا جائے یا بے خیالی میں چیز رکھنا بھول گئے اور مائیکرو ویو چلا دیا تو اس کے نتیجے میں ایک بڑا دھماکہ بھی ہو سکتا ہے۔ مذکورہ چیزوں کو مائیکرو ویو میں رکھنے سے اجتناب کریں اور اس کا صحیح استعمال کر کے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

پاگل، آوارہ کتوں سے ہوشیار



"ریبیز" (RABIES یعنی کتے کے کاٹنے کا وائرس دراصل چند مخصوص جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہو کر دماغ اور اعصابی نظام کو متاثر کرتا ہے، تاہم اس کے پھیلاؤ کا سب سے بڑا سبب پاگل، آوارہ کتے کا کاٹنا ہے۔ اس مرض کا تعلق (RHABDOVIRIDAE) گروپ سے ہے، جو ایک آر این اے (RNA) وائرس ہے اور بندوق کی گولی (BULLET) سے مماثلت رکھتا ہے۔

یہ کتے، بلی، لومڑی اور گیدڑ کے علاوہ بھی پایا جاتا ہے مائیکروسکوپ جانور خاص طور پر کتا اگر اپنے دانت کسی انسان کی جلد میں گاڑ دے تو شگاف یا زخم کے ذریعے سگ گزیدگی (کتے کا کاٹنا) کے وائرس اس کے جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ کتے کے کاٹنے کا زخم گہرا ہو۔ بعض کیسوں میں معمولی خراش سے بھی وائرس انسان میں منتقل ہو جاتا ہے، تاہم بیماری کی علامات ظاہر ہونے اور وائرس کی افزائش کا ذمہ دار مارگزیدہ کے لعاب میں پائے جانے والے وائرسوں کی تعداد پر ہوتا ہے۔

نیز جسم کے جس حصے میں کتے نے کاٹا ہو وہ جتنا دماغ کے نزدیک ہوگا، علامات اتنی ہی جلد ظاہر ہوں گی، تاہم علامات ظاہر ہونے تک وائرس خاموشی سے افزائش نسل میں مصروف رہتے ہیں۔ طبی اصلاح میں اس دورانیے کو "مدت انتظار مرض" (INCUBATION PERIOD) کہا جاتا ہے۔ عمومی طور پر کم سے کم دس دن اور زیادہ سے زیادہ دو سال تک علامات ظاہر ہو جاتی ہے۔ سگ گزیدگی کا وائرس جب زخم کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے تو ابتدائی شعوناما کے بعد متاثرہ جگہ کی عضلاتی باتوں (ٹشوز) سے بتدریج اعصابی خلیات (NERVE CELLS) تک رسائی حاصل کر کے دماغ اور ہڈی کے گودے میں سرایت کر جاتا ہے اور یہی وہ مقام ہے، جہاں وائرس تیزی سے نمو پاتا ہے۔

بعدازاں دماغ کے باقی خلیات (TISSUE CELLS) بڑی طرح متاثر ہو جانے کے نتیجے میں دماغی افعال کی توازن برقرار نہیں رہتا، ارتعاش، مریض کو ذہنی کی جگہ درد اور خارش محسوس ہوتی ہے، جس کے بعد ظاہر ہونے والی علامات میں سر کا درد، ہلکا بخار، کشت سے رال کا بہنا، ہچکر آنا، اضمحلال و اضرر کی (ڈپریشن)، بے چینی، چڑچڑا پن، غذا نگلنے میں دشواری، پاگل پن کا دورہ اور خاص طور پر پانی سے خوف شامل ہیں۔

اسی وجہ سے سگ گزیدگی کو ہائڈروفوبیا" (HYDROPHOBIA) یعنی پانی سے خوف کا مرض بھی کہا جاتا ہے۔

مرض کو شدت کے اعتبار سے دو درجوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ کم شدت والے درجے میں خاموشی یا گم صم ہو جانا، لاغر پن، بے تعلقی، کمزوری اور فالج جیسی علامات شامل ہیں، جب کہ زیادہ شدت والے درجے میں مریض کے طرز عمل میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے، مثلاً مایل پر تشدد ہو جانا، ہلکا بھی، ہذیانی کرنا، بخوفی کیفیت یا اضطراب اور شدید کی دورے میں مبتلا رہنا۔

نیز پانی دیکھ کر دہشت کا شکار ہو جانے کے علاوہ پاگل پن کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ مریض کا جسم جھٹکے لینے لگتا ہے، ہوش طاری ہو جاتی ہے اور سانس لینے میں اس حد تک دشواری پیش آتی ہے کہ جان تک جا سکتی ہے۔ مرض کی تشخیص مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے، مثلاً اگر کوئی آوارہ کتا کاٹ لے تو اسے پکڑ کر کچھ دنوں کے لئے زیر مشاہدہ رکھتے ہیں، تاکہ کتے کو دماغ اور ہڈی کے گودے میں سرایت کر جانے کا اس میں کوئی منفی اثرات تو پیدا نہیں ہوئے۔ دیکھا جا سکے کہ اس میں کوئی منفی اثرات تو پیدا نہیں ہوئے۔

نیز اس مشاہدے میں کتے میں پاگل پن کے دوروں کا بھی مشاہدہ کیا جاتا ہے، جیسے تشخیا بھونکنا ہر ایک پر کاٹنے کے لئے جھپٹنا یا جسم میں سُن کی کیفیت کا ظاہر ہونا وغیرہ۔

علاوہ ازیں متاثر فرد کے دماغ کی باتوں، جرم مغز اور ذہنی نمود (SALIVARY GLANDS) کے نمونے حاصل کر کے بھی ٹیسٹ کیے جاتے ہیں۔ رہی بات علاج کی تو اس کے لئے ماضی میں 14 ٹیکوں کا کورس مکمل کروایا جاتا تھا لیکن اب ویکسین متعارف کروائی گئی ہے جس کے چند ٹیکے ہی کافی ہوتے ہیں۔

سگ گزیدگی سے بچاؤ کی ویکسین کتے کے کاٹنے کے فوری بعد لگائی جاتی ہے، تاکہ پاگل پن کے دورے اور دیگر پیچیدگیوں سے محفوظ رہا جا سکے۔ نیز فوری مدافعت حاصل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے جس کے لئے تیار شدہ ضد اجسام (ANTIBODIES) کا ٹیکا لگائے جاتے ہیں، جس کی مقدار کا تعین صرف ایک مستند ڈاکٹر ہی کرتا ہے۔ اگر نہ اکتفا شدہ سگی کو پاگل کتا یا اس مرض کا سبب بننے والا کوئی دوسرا جانور کاٹ لے تو سب سے پہلے خراش یا زخم والے حصے کو جراثیم کش محلول یا صابن سے دس سے پندرہ منٹ تک دھو کر صاف کر لیں۔

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے "صورتحال" کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

ریڈ بال کرکٹ ہماری ترجیح ہے: گوتم گمبھیر

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر نے کہا ہے کہ ملک میں مضبوط ٹیسٹ کرکٹ کا ہونا پورے کرکٹ سیٹ اپ کے لیے انتہائی اہم ہے اور ریڈ بال کرکٹ ٹیم کے لیے ترجیح رہے گی۔ ہندوستان کے حتمی ڈومیسٹک سیزن سے قبل دلیپ ٹرافی کے ساتھ گفتگو میں، گمبھیر نے ٹیم کے ساتھ اپنے اب تک کے سفر، ٹیسٹ کرکٹ سے کھیلنے اور مختلف پوزیشنوں کے ساتھ کام کرنے کے اپنے تجربے کے بارے میں بات کی۔ اپنے سفر کے بارے میں بات کرتے ہوئے گمبھیر نے کہا کہ پچھلے دو سال اتار چڑھاؤ سے بھرے رہے ہیں۔ دو سال پلک جھپکتے نہیں گزرے۔ میری طرف سے بھی اتار چڑھاؤ آئے ہیں۔ میں نے اپنی ناکامیوں اور کامیابیوں کا سامنا کیا ہے۔ لیکن میں نے ہمیشہ یہ مانا ہے کہ جب



آپ اس طرح کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں تو اتار چڑھاؤ ضرور آتے ہیں۔ چاہے وہ ٹیسٹ کرکٹ ہو، ون ڈے کرکٹ ہو یا ٹی 20 کرکٹ، مجھے کامیابی ملی ہے، جسے میں ہمیشہ یاد رکھوں گا، لیکن ناکامیاں بھی ہوئی ہیں اور میں انہیں مکمل طور پر قبول کرتا ہوں۔ ٹیسٹ کرکٹ میں تبدیلیوں اور عالیہ نتائج پر گمبھیر نے کہا کہ نیم نے انگلینڈ کے دورے کے بعد اچھی ٹیسٹ کرکٹ کھیلی ہے لیکن ٹیم اب بھی تبدیلی کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رہوت شرما، ویرات کوہلی اور روی چندران اشون جیسے تجربہ کار کھلاڑیوں کے جانے کے بعد ان کی جگہ لینا آسان نہیں ہے۔ ہم نے انگلینڈ کے بعد سے کچھ واقعی اچھی ٹیسٹ کرکٹ کھیلی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہم ابھی تک تیار ہیں، کیونکہ ٹیسٹ کرکٹ بہت بدل گئی ہے۔ ایسے کھلاڑیوں کو تبدیل کرنا انتہائی مشکل ہے، خاص طور پر روہت، ویرات اور اشون کے جانے کے بعد۔ ان کھلاڑیوں کے پاس جو صلاحیت اور تجربہ ہے اور انہوں نے ہندوستانی کرکٹ کے لیے، ریڈ بال کرکٹ میں جو کچھ کیا ہے، اس کے ساتھ ان کی جگہ لینا کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہوگا۔ اس میں وقت لگے گا، گمبھیر نے کہا کہ اگر صحیح کھلاڑیوں کی مستقل حمایت کی جائے تو ہندوستانی کرکٹ طویل عرصے تک ٹیسٹ کرکٹ پر غلبہ حاصل کر سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم صحیح کھلاڑیوں کی حمایت کرتے رہیں تو ہندوستانی کرکٹ طویل عرصے تک ریڈ بال کرکٹ پر غلبہ حاصل کر سکتی ہے۔ جب آپ ٹیسٹ کرکٹ میں نئے کھلاڑیوں کو لاتے ہیں تو آپ ان کی عمر اور ان کے کھیلے گئے میچوں کی تعداد کو دیکھتے ہیں اور انہیں یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ٹیسٹ کرکٹ کتنی اہم ہے۔ میں اس حقیقت کا بڑا حامی ہوں کہ ایک مضبوط ٹیسٹ کرکٹ ملک ایک مضبوط کرکٹ ملک ہے۔

جاپان کو 25-50 سے ہرا کر سیمی فائنل میں داخل

(ھندوستھان سماچار)

ہندوستانی خواتین کبڈی ٹیم نے ایشیائی کھیل 2026 کے گروپ مرحلے میں اپنی ناقابل شکست مہم جاری رکھتے ہوئے جاپان کو 25-50 سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ وفاقی چیمپئن ہندوستان نے گروپ اے میں مسلسل تین جیت درج کرتے ہوئے سرفہرست مقام حاصل کیا۔ کپتان پشپا رانا کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم نے مقابلے کے آغاز ہی سے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور پہلے ہاف میں جاپان پر مکمل دباؤ بنائے رکھا۔ بھارت نے وقفے تک 13-32 کی برتری حاصل کر لی تھی۔ پہلے ہاف میں



بھارت نے 23 آؤٹ پوائنٹس، پانچ بونس پوائنٹس اور دو آل آؤٹ کے ذریعے جاپان کے خلاف 19 پوائنٹس کی برتری بنائی۔ دوسرے ہاف میں جاپان نے واپسی کی کوشش کی اور 12 پوائنٹس حاصل کیے، لیکن ہندوستانی ٹیم نے اپنی گرفت مضبوط رکھی۔ ہندوستان نے دوسرے ہاف میں 18 پوائنٹس جوڑے، جن میں 14 آؤٹ، دو بونس اور ایک آل آؤٹ شامل رہا۔ آخرکار ہندوستان نے 25-50 کے بڑے فرق سے مقابلہ اپنے نام کر لیا۔ ہندوستانی ٹیم نے گروپ مرحلے میں اس سے قبل بنگلہ دیش کو 21-42 اور ایران کو 23-37 سے شکست دی تھی۔ اس جیت کے ساتھ ہندوستانی ٹیم نے گروپ اے کے تینوں مقابلے جیت کر سیمی فائنل میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ ہندوستان اب 25 ستمبر کو سیمی فائنل میں جاپان کا سامنا کرے گا۔ سونے کے تمغے کا مقابلہ 26 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔

بھارتی مردوں کی ہاکی ٹیم نے ایشیائی کھیلوں کی تاریخ میں جنوبی کوریا کو ہرایا

(یو این آئی)

بھارتی مردوں کی ہاکی ٹیم نے جمعرات کو ایشیائی کھیل 2026 میں اپنی شاندار کارکردگی جاری رکھتے ہوئے جنوبی کوریا کو 8-2 سے شکست دی۔ یہ ایشیائی کھیلوں کی تاریخ میں جنوبی کوریا کے خلاف بھارتی ٹیم کی سب سے بڑی جیت ہے۔ موجودہ چیمپئن کی پول اے میں یہ مسلسل تیسری کامیابی ہے۔ بھارت نے میچ کے بیشتر حصے میں کھیل پر اپنا غلبہ برقرار رکھا اور سیمی فائنل میں جگہ بنانے کی جانب ایک اور قدم بڑھایا۔ دلپریت سنگھ نے دو گول کیے، جس کے ساتھ ٹورنامنٹ میں ان کے مجموعی گول کی تعداد 9 ہوگئی ہے اور وہ فی الحال مردوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ گول کرنے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں سرفہرست ہیں۔ ہرمن پریت سنگھ، راجندر سنگھ، سکھجیت سنگھ اور شیلانند لاکڑا نے ایک ایک گول کیا۔ میچ کا آغاز گرم موسم میں ہوا، تاہم دوسرے کوارٹر کے دوران موسم بہتر ہو گیا اور خنکی ہوا چلنے لگی۔ بھارت نے چوتھے منٹ میں ابتدائی دباؤ کا فائدہ اٹھایا۔ کورپائی سرکل میں ہوا میں آئی گیند کو اچھی طرح قابو کرتے ہوئے اسے لاکڑا کے لیے تیار کیا گیا۔

چین میں ایک اہم اور قابل اعتماد مرکز کے طور پر ابھرے



ایم این این

نئی دہلی، 24 ستمبر: بھارت کی سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ صلاحیت بڑھانے کی کوششوں کے درمیان، ملک میں اب پانچ سیمی کنڈکٹر یونٹس فعال ہو چکے ہیں جبکہ بھارتی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ کے 2035 تک 200 ارب ڈالر تک پہنچنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ سیمی کون انڈیا 2026 کے دوران سامنے آنے والی تخصیصات کے مطابق بھارت کی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ 2021 میں تقریباً 27 ارب ڈالر تھی، جو 2026 میں بڑھ کر تقریباً 64 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔ اندازہ ہے کہ اگلے نو برسوں میں یہ تین گنا سے زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے موبائل میں ہی ڈی آئی ایل سیمی کنڈکٹر اور سورت میں سوپی سیمی کون کی تجارتی پیداوار کی لائنوں کا ورچوئل افتتاح کیا۔ اس کے ساتھ مائیکرون، کنفرنس سیمی کون اور سی جی سیمی سمیت ملک میں فعال کمرشل سیمی کنڈکٹر یونٹس کی تعداد پانچ ہوگئی۔ بھارت اب صرف چپس کی تیاری تک محدود رہنے کے بجائے مکمل سیمی کنڈکٹر ایکوسسٹم تیار کرنے پر توجہ دے رہا ہے، جس میں چپ ڈیزائن، فیبریکیشن، جدید پیکیجنگ، آلات، خام مال، تحقیق وترقی اور ہنرمند افرادی قوت شامل ہیں۔ سیمی کون 0.2 کے لیے تقریباً 1.275 لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ نئی حکمت عملی کے تحت مقامی مینوفیکچرنگ کے ساتھ جدید پیکیجنگ، ڈیزائن، تحقیق، آلات اور سیمی کنڈکٹر مواد کی مقامی صلاحیت بڑھانے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ بھارت میں سیمی کنڈکٹر کی طلب میں اضافے کی بڑی وجوہات میں کنزیومر الیکٹرانکس، گاڑیوں کی صنعت، صنعتی شعبہ، مصنوعی ذہانت، ڈیٹا سینٹرز، ٹیلی کمیونیکیشن اور الیکٹرک گاڑیاں شامل ہیں۔ سیمی کون انڈیا 2026 کے دوران 600 سے زیادہ نمائش کنندگان نے شرکت کی جبکہ 54 مفاہمتی یادداشتوں اور اسٹریٹجک اعلانات کے ساتھ تقریباً 7 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے وعدے بھی سامنے آئے۔ بھارت کی کوشش ہے کہ وہ چپ ڈیزائن میں اپنی مضبوط افرادی قوت کو مقامی پیداوار کے ساتھ جوڑ کر عالمی سیمی کنڈکٹر سپلائی چین میں ایک اہم اور قابل اعتماد مرکز کے طور پر ابھرے۔

انجینئرز انڈیا نے 450 ملین ڈالر کا ڈانگوٹ کینیار ریفائنری کا معاہدہ حاصل کیا

ایم این این



نئی دہلی، 24 ستمبر۔۔ انجینئرز انڈیا لمیٹڈ، جو سرکاری انجینئرنگ کنسلٹنسی ہے، نے ڈینگوٹ گروپ کے منصوبہ بند 000,00,7 بیرل یومیہ گرین فیلڈ ریفائنری اور پیٹرو کیمیکل پلانٹ کے لیے پراجیکٹ مینجمنٹ اور انجینئرنگ کنسلٹنٹ کے طور پر خدمات انجام دینے کے لیے 450 ملین امریکی ڈالر سے زیادہ کے ایک معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ نے ایک بیان میں کہا کہ ڈینگوٹ کی bpd-000,50,6 فری زون ریفائنری۔ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی سنگل ٹرین ریفائنری ہے۔ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ نے ایک بیان میں کہا کہ ڈیل لاگوس میں قائم جماعت کے ساتھ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ کی دوسری بڑی مصروفیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ ڈینگوٹ گروپ، مغربی افریقہ کے سب سے بڑے صنعتی گروپوں میں سے ایک ہے جس کا آپریشن 17 افریقی ممالک پر محیط ہے۔ کینیار کے منصوبے کے ساتھ مشرقی افریقہ میں مزید آگے بڑھنا ہے کیونکہ وہ ایک وسیع تر خام سلیٹ پر کارروائی کرنا چاہتا ہے اور تیل اور گیس سے آگے کان کنی، سیمنٹ، کھاد اور خوراک میں اپنے علاقائی اثرات کو پھیلانا چاہتا ہے۔ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ نے تکنیکی کمپلیکس پر اپنے کام کے ذریعے جزوی طور پر اپنا چین الاقوامی پروفائل بنایا ہے، جو ہیرو V- گریڈ پٹرول، ڈیزل، جیٹ فیول اور پولی پروپلین تیار کرتا ہے۔ کینیا کا پلانٹ زمین سے تعمیر کیا جائے گا،

شمالی کشمیر میں سبزی منڈی کا مجوزہ قیام، حکومت نے آرم پورہ سوپور میں 3 کنال اراضی کی منظوری دی

ایل ای این

سرینگر/ 24 ستمبر: سوموں، کشمیر حکومت نے شمالی کشمیر کے سوپور کے آرم پورہ علاقے میں سبزی منڈی کے قیام کے لیے تین کنال اراضی محکمہ زراعت کو منتقل کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس منڈی کا مقصد مقامی طور پر پیدا ہونے والی سبزیوں کی مارکیٹنگ، ذخیرہ کاری اور کٹائی کے بعد بہتر انتظام کو فروغ دینا ہے۔ یہ فیصلہ کونسل آف منسٹرز نے 10 ستمبر 2026 کو فیصلہ نمبر 113 / 11 / 2026 کے ذریعے سوپور کے رکن اسمبلی ارشاد رسول کار کی جانب سے اٹھائے گئے سوال کے جواب میں منظور کیا۔ حکومت کے مطابق تین کنال اراضی شناخت دہیہ یعنی محفوظ چراگاہ کے زمرے میں آتی ہے اور سوپور تحصیل، ضلع بارہمولہ کے آرم پورہ گاؤں میں واقع خسرہ نمبر 280 کا حصہ ہے۔ اس اراضی کو سبزی منڈی کے قیام کے لیے محکمہ



زراعت کو منتقل کیا جائے گا۔ محکمہ زراعت نے بتایا کہ منڈی کو جدید سہولیات سے آراستہ کرنے کے لیے ضلع انتظامیہ بارہمولہ کے ساتھ تال میل قائم کیا جائے گا۔ منڈی میں سبزیوں کی موثر منتقلی، ذخیرہ کاری، مارکیٹنگ اور کٹائی کے بعد انتظام کے لیے انفرا اسٹرکچر سمیت دیگر ضروری بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا جائے گا۔ آرام پورہ سوپور حلقے کا ایک روایتی سبزی پیدا کرنے والا علاقہ ہے، جہاں تقریباً 60 ہیکٹر اراضی پر سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ محکمہ زراعت کے مطابق گزشتہ تین برسوں کے دوران علاقے کے سبزی کاشتکاروں کو زرعی مشینری، آبپاشی کی سہولیات، محفوظ کاشتکاری کے ڈھانچے اور دیگر ضروری معاونت فراہم کی گئی ہے۔ کاشتکاروں کو فراہم کی گئی سہولیات میں ایک ٹریکٹر، تین پاور ویڈر، دو برش کٹر، 41 آبپاشی پمپ سیٹ، آبپاشی کے لیے 22 کھودے گئے کنویں، تین بیٹری سے چلنے والے اسپرے پمپس، 21 گرین ہاؤسز اور 17 کیسوں پاپ شامل ہیں۔ محکمہ نے بتایا کہ کاشتکاروں کو مختلف متفقہ اسکیموں کے تحت معیاری بیج، زرعی ادویات و دیگر ضروری زرعی اشیا کے ساتھ تکنیکی رہنمائی بھی فراہم کی جاتی ہے۔ حکومت کے جواب کے ساتھ اعداد حاصل کرنے والے مستفیدین کی تفصیلات بھی منسلک کی گئی ہیں۔ اُرام پورہ میں کولڈ اسٹوریج یا کنٹرولڈ ایٹموسفیئر یعنی سی اے اسٹوریج کی سہولت قائم کرنے کے مطالبے کے حوالے سے محکمہ نے بتایا کہ فی الحال اس مقصد کے لیے کوئی مخصوص انتظام نہیں کیا گیا ہے۔

جرمنی بھارت کے ساتھ 8 ارب ڈالر کے آبدوز معاہدے پر دستخط کے لیے تیار



ایم این این

نئی دہلی۔ 24 ستمبر۔۔ جرمنی نے بھارت کے ساتھ تقریباً 8 ارب ڈالر مالیت کے ایک بڑے آبدوز معاہدے پر دستخط کے لیے اپنی تیاری مکمل کر لی ہے، جس کے تحت بھارتی بحریہ کے لیے چھ جدید روایتی آبدوزیں بھارت میں تیار کی جائیں گی۔ بھارت میں جرمنی کے سفیر فیبیئر ویک کے مطابق جرمن حکومت کی جانب سے ضروری دستاویزات اور بین الحکومتی معاہدے کو منظوری دی جا چکی ہے اور اب بھارت کی جانب سے حتمی داخلی منظوری کا انتظار ہے۔ مجوزہ پروجیکٹ 75(I) کے تحت جرمنی کی ٹی کے ایم ایس اور بھارت کی سرکاری کمپنی مزگاؤں ڈاک شپ بلڈرز مشترکہ طور پر چھ جدید آبدوزیں بھارت میں تعمیر کریں گی۔ منصوبے میں بڑے پیمانے پر ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مقامی مینوفیکچرنگ بھی شامل ہوگی۔ ان آبدوزوں میں جدید ایئر انڈیپنڈنٹ پروپلشن (AIP) نظام نصب ہوگا، جس کی مدد سے دو ہفتے پر آئے بغیر زیادہ دیر تک زیر آب رہ سکیں گی۔ جدید ہتھیار، سینسر اور دفاعی نظام بھی منصوبے کا حصہ ہوں گے۔ جرمن سفیر نے واضح کیا کہ یہ محض جرمنی سے تیار آبدوزیں خریدنے کا معاہدہ نہیں بلکہ بھارت میں پیداوار اور ٹیکنالوجی کی منتقلی پر مبنی ایک وسیع صنعتی شراکت داری ہوگی۔ اس سے بھارت کی مقامی آبدوز سازی کی صلاحیت کو مضبوط کرنے میں مدد ملنے کی توقع ہے۔ یہ منصوبہ بھارت کے دفاعی پیداوار کو مقامی بنانے کی حکمت عملی کا بھی اہم حصہ ہے۔ معاہدہ مکمل ہونے کی صورت میں یہ حالیہ دہائیوں میں بھارت اور جرمنی کے درمیان دفاعی شعبے کے سب سے بڑے معاہدوں میں سے ایک ہوگا اور دونوں ممالک کے دفاعی و صنعتی تعاون کو مزید مضبوط کرے گا۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,